www.novelsclubb.com
عشقِ مومن
ناولز کلب
از قلم عباد خٹک
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

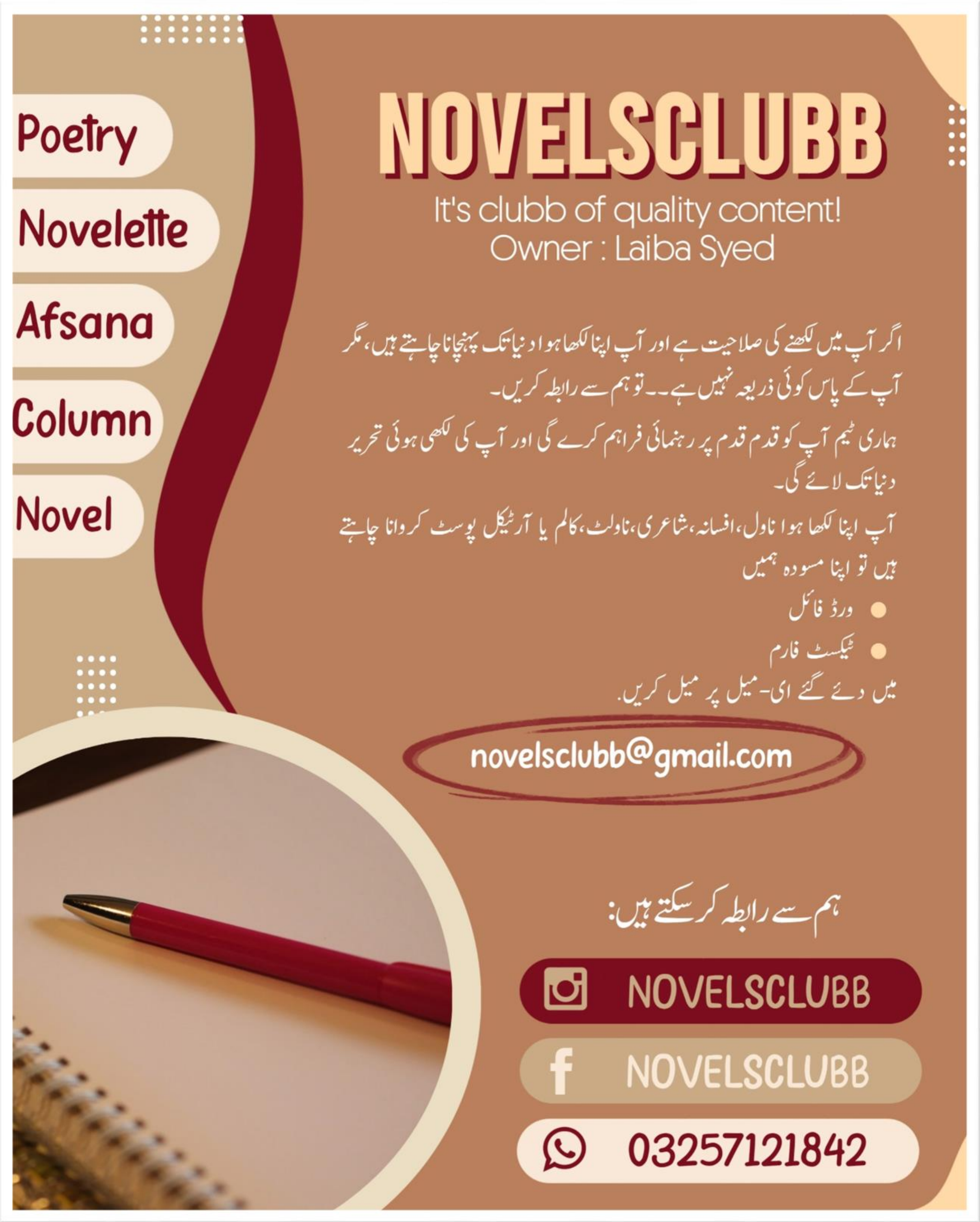
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر
آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر
دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے
ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

عشقِ مومن

از قلم

عباد خٹک

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

Book review (کتابچہ)

اس ناول کو میرا لکھنے کا مقصد معاشرے میں کی گئی کہی برائیوں کو ہر پہلو سے وضاحت کے قابل بنانا ہے۔ کہانی میں دیۓ گئیے اداکار ہر طرح سے میرے حود کئے گئے چیک اینڈ بیلنس آور ذاتی تجربے پر مبنی ہیں۔ان کردار میں مجھے سب سے پسندیدہ خلیل کا کردار ہے جس میں زنگے کے ہر رنگ میں رنگنے کا ہنر ہے وہ دنیا سے زیادہ خود کو جانتا ہے۔اس ناول کا بنیادی مقصد دوستی کے رشتے کو عرش تک کا راستہ بنانا رومینس، کامیڈی جرام کی ایک پوری دستان ہے جو چار دوستوں کے دئرے میں گومتی ھے۔ناول حقیقی وقعات کو مد نظر رکھتے ہوئے رکھا ھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مجھے امید ہے کے آپ سب کو یہ پسند اۓ گا۔

میں تمہارے بھائیوں کو خط لکھوں گا۔جو بابیلون (ماڈرن ڈے ایسٹرن عراق، نارتھ ایسٹرن ایران، ہول افغانستان اینڈ نارتھ ویسٹ پاکستان) میں ہیں۔اور یہ میں تین آدمیوں کے ذریعے اُن تک بھیجوں گا؛اور میں اسی طرح کا ایک اور پیغام لکھوں گا تمہارے نویں اور آدھے قبیلے کو،اُس کو ایک پرندے کے ذریعے بھیجونگا۔

آٹھویں مہینے کے اکیسویں دن؛میں، بھروچ !!، چلتا ہوا آیا اور ایک بلوط کے درخت کی شاخوں کے سائے تلے بیٹھ گیا، میں اکیلا تھا وہاں میرے ساتھ کوئی نہیں تھا۔میں نے دو خط لکھے ایک عقاب کو اپنے نویں اور آدھے قبیلے کو دینے کو کہا،اور دوسرا اپنے بھائیوں کو جو بابیلون میں ہیں، تین آدمیوں کے ذریعے۔

Clubb of Quality Content

میں نے عقاب کو بلایا اور اُسے کہا: تجھے ایک عظیم ذات نے بنایا ہے کہ تو پرندوں کا بادشاہ بن جائے؛اُڑ کے جاؤ مگر نہ رکنا کہیں بھی، اپنے سفر کی راہ میں۔۔۔ کہیں شکار ہو تو بھی نہ رکنا، نا ہی کسی سائے کی امید میں کسی درخت پر قیام کرنا، جب تک تم نے عبور نہ کر لیا ہو وہ چھوڑا سا دریا دریائے فرات۔

اور تمہارا گزر اُدھر کے مکین لوگوں سے نہ ہوا ہو، اور یہ پیغام اُن کے پاؤں تلے نہ دے آئے ہو۔۔۔(70:1)

یہ وہ پیغام ہے جو بروچ (نریا کا بیٹا) بھیجا ہے اُس نویں اور آدھے قبیلے کو، جو دریائے فرات کے پاس آباد ہیں، جس میں یہ شئے لکھی ہے؛ بروچ، نریا کے بیٹے کی طرف سے ہے جو آپ کے بھائی کسی کی قید میں ہیں۔ خداوند تمہارے لیے رحمت اور امان لائے، میں اپنے بھائیوں کو نہیں بلا سکتا، شکر اُس ذات کہ جس نے تمہیں اور مجھے بنایا۔ وہ جو پیار کرتا ہے ہم سے، شروع سے، اور کبھی نفرت نہیں کی کبھی نفرت (71-2)؛ بلکہ ہمیں ڈال دیا ایک آزمائش میں، کہ ابھی یہ میرے لیے بھی سچ بھولنا مشکل ہے؛ کہ ہم ان 12 قبیلوں سے ہیں جِس کا ایک ایک بندہ ایک ہی شخص کی رسی میں ہے؛ غرض کہ ہم ایک باپ کی اولاد ہیں

(یعقوب)

Old Testament(Torah)

باب اول: کے کے کی دستان

دوپہر کے تین بج رہے تھے کمرے میں گپ اندھیرا تھا، پلنگ پر ایک نوجوان نوخیز لڑکا لیٹا کچھ سوچ رہا تھا۔اُس کی سانسیں رکنے کا نام نہیں لے رہی تھیں اور دل ایسے تیز دھڑک رہا تھا جیسے کسی ماؤنٹین پر کلائمبنگ کرکے آیا ہو اور وہاں کسی چڑیل سے ملاقات ہوگئی ہو۔موزوں کی بُو نے کمرے کو سر پہ اٹھار کھا تھا لیکن جناب ایسے بے خبر تھے کہ جیسے کسی پھولوں کے گلستاں سے ہو کے آئے ہوں۔شکل سے وہ ایک سنجیدہ اور ایک کم گو انسان معلوم ہوتا تھا۔

وہ کسی اور دنیا میں مدہوش تھا لگ بھگ پانچ منٹ بعد اسے ایک ٹیکسٹ میسج آیا۔اُس نے دایاں ہاتھ بڑھا کر تکیے کے قریب مارا، اِدھر اُدھر ہاتھ مارنے کے بعد اسے جب کچھ نہ ملا تو

Clubb of Quality Content!

اُس نے دوبارہ کاوش کرنے کو ضروری نہ سمجھا۔ میسج آئے ہوئے پینتالیس منٹ ہو گئے تھے، اِس بار کال آئی۔ اس نے فون اٹھایا۔ فون اٹھاتے وقت اسے دھندالسافرینڈ دکھائی دیا۔ اسکرین پر دھندلا سافرینڈ پڑھنے کے بعد اُس نے فوراً۔ اُس نے جھٹ سے کال اٹھائی۔

"السلام و علیکم! جی.. کیا ہوا؟" وہ گھبرایا ہوا تھا۔

"وعلیکم السلام! یار تو کہاں رہ گیا ہے؟ ہم اتنی دیر سے تیرا انتظار کر رہے ہیں تیری وجہ سے میں نے میچ کو روک رکھا ہے۔"

"یار میرا آنا مشکل ہو جائے گا، مجھے کچھ ضروری کام ہے۔" اُس کے لہجے میں جیسے کچھ لاپرواہی سی تھی۔

Clubb of Quality Content!

فون کی دوسری طرف سے چند افراد کی آوازیں سنائی دیں۔ "دیکھا میں نے کہا تھا ناں کہ وہ تمہارا نام کا دوست ہے۔""" تم نے ہماری پارٹی ہی چھوڑ دی صرف اُس کے لئے اب کہاں ہے وہ بتاؤ ہمیں؟" کال ابھی نہیں کٹی تھی، ہر سوں قہقہوں کی آوازیں گونجنے لگی۔

آفاق وہیں منہ بنائے بیٹھا ہوا تھا کہ اب کیا کیا جائے۔ رسیور ابھی بھی آن تھا۔

"آفاق دیکھ یار اب ہم اُس کی وجہ سے یہ ٹورنامنٹ نہیں ملتوی کر سکتے، تم اُس کی جگہ کسی اور کو رکھ لو۔"

"کاشف سر آپ بھی؟""جی بیٹا آپ کو میچ شروع کر دینا چاہیے۔"

"جی بیٹا مجھے لگتا ہے کہ آپ کو میچ اسٹارٹ کر لینا چاہیے۔ فٹبال پلیئرز کی فیملیز آئی ہیں وہ ویٹ کر رہی ہیں۔""جی سر ٹھیک ہے۔"آفاق نے ہاں میں سر ہلایا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

شام کے چھ بج رہے تھے کراچی کے ساحل پر سمندر کا شور و غل عروج پا چکا تھا۔

سمندر سے دو کلو میٹر کی دوری پر ایک بزرگ آدمی بالکنی میں کھڑا کچھ گم سم سا سوچ رہا تھا۔ اُس کی نگاہیں سمندر کے اُبھرتے ہوئے پانی کی لہروں پر تھیں۔ اُس کے ہاتھ میں تصاویر کا ایک البم تھا جو اس کی آنکھوں میں نمی لانے کا بھرپور سرمایہ رکھتا تھا۔

اُس کے ماتھے پر بل پڑے تھے جیسے اُس انسان کو زندگی میں پہلی بار کبھی اتنا لاچار دیکھا ہو۔ لمحہ بہ لمحہ وہ البم کو دیکھتا رہا پھر اس کا رجحان آسمان کی جانب ہوا، آسمان کو دیکھتے ہوئے لگا جیسے وہ کچھ بڑبڑا رہا ہو اور خود سے ہی باتیں کرنے لگا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

کچھ دیر خود سے گنگنانے کے بعد خاموشی نے اپنی چادر لپیٹ لی۔ وہ دو منٹ تک وہاں کھڑا رہا پھر بالکنی کا دروازہ کھولا اور وہاں سے گھر کے اندر جا پہنچا۔

دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ کافی کا بہت شوقین تھا۔ کچن میں جا کے اُس نے اپنے لیے دو کپ کافی بنائی۔

میچ شروع ہو گیا تھا۔گیم میں مخالفین نے ناظرین کو اپنے کامرانی کے تمام جوہر نمایاں کیے۔ناظرین کے شور نے دونوں ٹیم کے حوصلہ افزائی کرنے کا موقع ہاتھ سے جانے نا دیا۔دونوں ٹیم کے دو دو گول تھے۔میچ کو ختم ہونے کے لئے بس دس منٹ رہ گئے تھے۔دونوں ٹیم میں ٹینشن کا مادہ بہت نمایاں تھا۔

Clubb of Quality Content

یک دم ایک دُبلا پتلا سا a

لڑکا سیاہ سی کٹ پہنے ہوئے اور سر پر ایک ہڈی لگائے آ لپکا۔وہ آفاق کے مخالف ٹیم کے سمت میں فٹبال دوبچ کرتا لے کے جاتا رہا۔اُس کی رفتار بجلی کی کڑک کی مانند تھی۔اُس کی دوبچنگ اِسکل دیکھ کر ناظرین ایک دم دھک سے رہ گئے۔

عاقب نے آفاق کو پاس کیا۔ بال اب مکمل آفاق کے کنڑول میں تھی۔ آفاق نے اُس کو خالی ہاتھ پا کر ہیڈ پر بال پاس کی۔

کیپر بہت گھبرایا ہوا تھا۔ بال آنے پر اُس سیاہ کٹ والے نے بائیسکل شورٹ مار کر میدان مار لیا۔ سبطین اور اُس کی ٹیم کے چہروں پر ہارنے کے آثار بالکل نمایاں تھے۔

ٹائم پورا ہونے کے باعث کاشف سر نے میچ آفاق کی ٹیم کے حق میں لا ڈالا۔ آفاق کی ساری ٹیم اُس کالے سیاہ کٹ والے بندے پر آ لپکی اور اُسے اپنے شانوں پر بیٹھا لیا۔

میچ ختم ہو چکا تھا۔ آفاق سامنے سے آیا۔ "گھونگھٹ تو اُتار لیجیے محترمہ۔"

وہ ہنستے ہوئے بولا۔ "کیا یار تو بھی ناں۔"

ایک ہلکی سی مسکان آئی اور اُس کا پورا چہرہ ڈمپل سے دمک اُٹھا۔

اُس نے ہڈی اُتاری تو اُس کا چہرہ بھرپور طور پر نمایاں ہوا تھا۔ چہرہ بالکل چودھویں کے چاند کی مانند سفید تھا۔ چہرے پر بڑی بڑی زلفیں آٹپک رہی تھیں، لمبے بال، جبڑوں کے تن پہ ہلکی سی بڑی داڑھی اور مونچھیں تھی، چھوٹی مگر موٹی سی ناک، کالی کالی سی چمکیلی آنکھیں جیسے کہکشاں کے جھرمٹ میں ہلال کی زینت۔

"یار خضر تم نے تو مجھے ڈرا ہی دیا تھا۔"

آفاق نے جیسے سکھ کا سانس بھرا۔

"یار جب تم نے طے کر لیا کہ یہ سڑک تمہاری ہے اور تمہارا یقین اتنا پختہ تھا کہ تم نے اکیلے جانے کا ارادہ کر لیا تو میں نے بھی سوچا تمہیں فراری کی لفٹ دے دوں۔""یار حضر تو اور تیرے مسخرے کب ختم ہوں گے؟ چل جلدی چلتے ہیں شام ہو گئی ہے۔"

خضر نے پورے اسٹیڈیم پر شاہان شان نگاہ ڈالی لیکن اس کی آنکھوں کو وہ راحت نہ مل سکی۔ آفاق اُس کی بے چینی اور اضطراب کو جان چکا تھا۔ اُس نے اسٹیڈیم کے بائیں جانب اوپر

ناولز کلب
Club of Quality Content

طرف اشارہ کرتے ہوئے حضر کو مخاطب کیا۔ "حضر وہ دیکھو۔ انکل فاروق اور آنٹی شہناز تالیاں بجا رہی ہیں۔" حضر کے کلیجے کو جیسے ٹھنڈ پے گئی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

خیبر پختون خواہ کا دار الخلافہ پشاور کے جنوب میں ایک چھوٹا سا علاقہ تھا۔ اُس علاقے کا رعب اور شان و شوکت بھارت میں دہلی کی مانند سمجھا جاتا تھا۔ یہاں پشاور کے عمدہ عمدہ نواب اور رئیس لوگ آباد تھے۔ چنانچہ یہاں غریبوں اور مڈل کلاس لوگوں کا سکّہ نہیں چل سکتا تھا۔ لوگوں کے نزدیک وہ حیات آباد کے نام سے مقبول تھا۔

پہلے وقتوں میں یہاں کچھ آبادی بھی نہ تھی۔

یہاں سے قریباً پانچ کلو میٹر کے فاصلے پر افغانستان کی سرحدی پہاڑیوں کا نظارہ بالکل آویزاں تھا۔ کہا جاتا ہے کہ یہاں کے لوگ ۱۹۷۸ کے بعد مہاجر بن کر یہاں آباد ہوئے ہیں۔ یہ افغانی پٹھان تھے۔

1978ء سے پہلے یہاں گنتی کے چار لوگ بھی نہ تھے 2013ء کے بعد اِس شہر کی آبادی عروج پا گئی۔ حیات آباد کے وسط میں ایک عمدہ حویلی تھی جسکے برابر میں عالیشان باغیچہ تھا۔ سیاہ دروازے پر سفید سی کاریگری کی گئی تھی۔ باہر سے چھت کے اوپر ترکی کی سرخ ٹائلز نظر آرہی تھیں۔ چار سفید پلرز نے پودوں کو سہارا دیا تھا۔

اُس حویلی کا مالک ایک افغان تھا۔kk کے بابا کو وہ حویلی انعام کے طور پر حکومت پاکستان سے ملی تھی۔جب اُس نے دشمن عناصر کو قابو پاکر پشاور کو مکمل طور پر دہشت گردوں سے آزاد کر دیا تھا۔

حویلی کے گیٹ پر ایک عمدہ سی تختی تھی۔اُس تختی کی کاریگری چیخ چیخ کر اِس بات کا ثبوت دے رہی تھی کہ وہ کسی لاطینی معمار کا عمدہ نمونہ تھا۔اُس تختی کے اوپر سکندر گل لکھا تھا۔یہ بات تو واضح تھی کہ سکندر گل اب اُس کے مالک مکان ٹھہرے ہیں۔

Clubb of Quality Content

Kk گھر کا سب سے بڑا چراغ تھا۔اُن کے والد کے انتقال کے بعد وہ اپنے ماموں کے ساتھ رہتا تھا۔اصل میں ان کے ماموں سرکاری ملازم تھے اور اُس کی بیوہ امی کا واحد سہارا تھا۔

Kk بچپن سے پر کشش، ذہین اور ایک دانشمند بچہ تھا۔ وہ بالکل باقی بچوں کی طرح لڑاکو یا شرارتی نہیں تھا۔

بس وہ بات الگ تھی کہ اپنے بہن بھائیوں کے ساتھ اُس کی کچھ ذاتی عداوت تھی۔ سمجھدار تھا لیکن بہن سے شرارتیں کرنا، بھائی کی چغلی کرنا وہ جیسے اپنی نوکری سمجھتا تھا۔

ساتھویں کلاس میں اے ون گریڈ لے کر وہ اپنے ایک بھائی اور دو بہنوں کے لئے گول سیٹر بن گیا تھا۔ اُس کی بڑی بہن فرح ابھی آٹھویں جماعت کی طالبہ تھی۔ گلی میں کرکٹ میچ ہوتا اور kk نا جاتا ایسا بھی ہو سکتا تھا کیا۔

Clubb of Quality Content

"فرح باجی آج کیا پکایا ہے؟"

kk نے ہانڈی میں سر جھانکتے ہوئے بولا۔

"میرا قیمہ بنا ہے کھاؤ گے؟" "وہ تو روز کھاتا ہوں آج کچھ نیا بنا تیں۔" حنید نے رنگ میں بھنگ ڈال دیے۔ "امی سن رہی ہیں، یہ ایک کچّا آلو گوشت چرانے پھر آگیا ہے۔

"اوہواِس کا مطلب چکن ہے۔آپی میرا آج کرکٹ کا میچ ہے پلیز پلیز پلیز پلیز میرے لیے بچا کے رکھنا۔"

"اچھاٹھیک ہے دیکھیں گے اگراُس چھوٹے آلو کے چنے سے بچ گیاتو رکھ دوں گی تمہارے لیے لیکن ہاں ماموں کا حکم ہے کہ شام ہونے سے پہلے آجانا۔اگراُن کو پتا چلا کہ تم نے تھوڑا سا بھی لیٹ کیاہے تو میں ذمہ دار نہیں ہوں گی اوراُن کو جواب خود دینا۔

Clubb of Quality Content

شام کی ازان ہو گئی تھی سب نماز کو جا رہے تھے۔''اچھا کے کے میں ٹیوشن میں ملتا ہوں اج واقعی مزا آیا''۔کے کے اپنے بلے کے ساتھ بیٹا تھا سب سن رہا تھا مگر وہ بالکل گنگا ہو گیا تھا۔

''تم نماز نہیں پڑنے ارہے نہیں اپ لوگ جاو مگر کیوں؟''الیان کو تعجب ہوا۔کے کے کو وضاحت دینا لازمِ ازل نہ لگا۔الیان چلا گیا۔

''ہائے انکل کیسے ہیں اپ؟''کے کے نے رسم سلام دعا کی۔

کے کے میرا بچہ کدھر سے انا ہوا اکسفرڈ انکل ٹہل کے ارہے تھے کے کے اسکے لکڑی کے بنے گھر کے صحن میں ایک گھوڑے کے پاس کھڑا انھے اتا دیکھ رہا تھا۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content!

بیٹا ادھر او بابا انکل ایک گنے سے چنار کے درحت تلے بیٹنے لگا تھا۔اس تمام گفتگو سے ان دونوں کے اشنائی روابط کا اندازہ لگیا جا سکتا تھا۔

''آج میں اپنے بابا کو پھر یاد کیا،کیا میرے لیے میرے والد توڑی دیھر نہیں ٹھہر سکتے تھے''؟بتائیں نا انکل!

کے کے روکر انکے سینے پر سر رکھنے لگا انکل نے بھی اسکے سر پر ہاتھ پیرا! ''انکے بعد کسی نے میرا نا حال پوچھا نا احوال ''!

اسے جاننے لگا میں تو لگا بخت دلنے لگے

میں تھک کے چھاوں میں بیٹھا تو پیڑ چلنے لگے

میں دے رہا تھا سہارے تو ایک ہجوم میں تھا

جو گر پڑا تو سب راستے بدلنے لگے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

''انکل ایسا کیوں ہوتا ہے کہ انسان کو چیزوں کی قدر نہیں ہوتی جب وہ پاس نہ ہوں اور تب ہونے لگتی ہیں جب وہ کائنات کے کسی پوشیدہ گوشے میں آباد ہو جائے!''

"کے کے میرا بیٹا کچھ چیزے انسان کی سمجھ سے باہر ہوتی ہیں۔"

"میں نے اللہ پہ یقین رکھے دیکھا ہے وہ سنتا ہے اسکو سنتا ہوں اسکی سنتا ہوں۔"

اپ مجھے بتادیا کرو جب کوئی بات بری لگے دکھ بنٹا کرو۔

معذرت انکل مگر درد دینے سے زیادہ ظالم سنے والے ہوتھے ہیں، کسی کو تو فرق نہیں پڑتا کچھ کو اپنا مہرہ مل جاتا ھے کوئے وقتی طاقت کے لیے توجہ لینا چاہتا ہے غرض

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"السلام علیکم! کیسا ہے حضر؟"

"میں تو بالکل ٹھیک۔ وعلیکم السلام۔

اچھا یار مجھے تُجھ سے ایک ضروری کام پڑ گیا تھا آفاق۔

کل میرا ایک پراجیکٹ ہے مجھے تیری سخت ضرورت ہے۔"حضر کے رویّے میں جیسے کوئی گزارش تھی۔اُس کے اعصاب وہ بتا رہے تھے کہ وہ پراجیکٹ اُس کے لئے خاصا اہمیت کا حامل تھا۔

آفاق پہلے چپ رہا پھر کہا۔"کچھ وقت لگ سکتا ہے،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

But I'll be there!

حضر کے چہرے پر مسکراہٹ اُبھری۔

پاؤں پہ کچھ وائبریشن سی محسوس ہو رہی تھی۔فون کی گھنٹی بج رہی تھی۔

"ہیلو! جی مما؟"

"کہاں ہو تم حضر؟ تقریب شروع ہو چکی ہے۔ تم نہیں آرہے تمہارے ماموں کی مہندی ہے سب آرہے ہیں۔" شہناز نے بڑے تجسّس بھرے انداز میں پوچھا۔

"ممی ابھی مہندی میں لڑکوں کا کیا کام ہے؟" اُس نے جان چھڑانے کے انداز میں سوال کیا۔ حضر کی کال ختم ہوئی ہی تھی کہ آفاق شاپ سے ایک شیر وانی کے کپڑوں میں نکلا۔

"ارے آفاق یہ کیا؟ ابھی تو تم کہہ رہے تھے کہ تمہیں کوئی ضروری کام ہے تم لیٹ آؤ گے اور اب تم نے شیر وانی پہن لی۔" وہ ہنستے ہوئے سانس نہ پھلا سکا۔

"ویسے برا نہیں ماننا وہ لڑکیاں نہیں آئیں گی عین غین چشما ٹو جن کے لئے تم یہ کپڑے پہنتے ہوئے جا رہے ہو۔"

Clubb of Quality Content

"یار آفاق یار مطلب تو کب میچور ہو گا۔ اب تو لڑکیوں والے کام کب سے کرنے لگا۔ یہ فنکشنز یہ شادی بیاہ یار یہ تو لڑکیوں کے کام ہے۔ تو کب سے؟" حضر جیسے اُس کو ٹانٹ مار رہا تھا۔

"یار حضر میں تُجھ سے سیدھی سیدھی بات کرتا ہوں۔ میرے نزدیک میری فیملی بہت امپورٹنٹ رکھتی ہے۔ تو میرے لیے بہت امپورٹنٹ ہے کہ تو میرا اچھا دوست ہے۔ دوستی کی بہت اہمیت ہے میری نظر میں۔ مگر میری فیملی میرے لیے سب سے اوّل درجہ کی امپورٹنس رکھتی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ سارے اُس کی رسپکٹ کریں۔ اگر تم نہیں کرتے تو پلیز اِس میں میری فیملی کو انولو نا کرنا۔ میں نے جو تمہیں ٹائم دیا ہے میں اپنی کمٹمنٹ پہ آؤنگا۔ مگر میں اپنی فیملی کو پیچھے نہیں چھوڑ سکتا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

کرکٹ کا میچ سجاوٹ کے تمام دائرے عبور کر چکا تھا۔ اب وہاں ایک بھرپور کراؤڈ میں شور و غل جاری تھا۔ ہر طرف مشہور کرکٹ پلیرز کی تصاویر تھی۔

چار سفید پینٹ کوٹ پہنے ہوئے اشخاص مہمانِ خصوصی کے طور پر آچکے تھے۔اُس میں سے ایک کے پاس بریف کیس بھی تھا۔اُن کے دیکھا دیکھی بندہ ظاہری طور پر یہی کہہ سکتا تھا کہ وہ خاص طور پر یہ میچ دیکھنے آئے ہیں۔.

ایمپائر کا نام حجاز تھا اور وہ اور اُن آدمیوں کے آپس میں بہت گہرے روابط معلوم ہوتے تھے۔

انکل شاہد کی خوشی کا عالم تو تھا ہی کیونکہ اُن کے بیٹے نے اِس ٹورنامنٹ میں حصہ لیا تھا۔دکھنے کے لحاظ سے لگتا تھا جیسے بہت رئیس لوگ ہیں اور اُن کے ہاتھ میں ایک بریف کیس تھا۔

ایمپائر نے سیٹی بجائی اور پھر ٹاس کیا۔آخر ٹاس سہیل جیت گیا۔سہیل kk کے مخالف ٹیم کا کپتان تھا۔انہوں نے گیم میں بیٹنگ کو ترجیح دی۔ گراؤنڈ میں جیسے لوگوں کا بازار گرم تھا۔ kk کے محلّے کو جیسے چار چاند لگے ہوں۔ہوتا بھی کیوں نہ جب یہ شہر بھر کا سب سے بڑا ٹورنامنٹ ہوا تھا۔

وہ بریف کیس kk کی آنکھوں کا تارا بنا رہا۔اُن کے لک اور اُن کی پرسنالٹی کو دیکھ کے kk بہت متاثر ہوا kk کو لگا اور اُن کے دل میں ایک ایسا ارمان جاگا کہ کاش وہ بھی اُن کی طرح ایک بزنس مین ہوتا ایک کامیاب بزنس مین جس کے پاس اتنا وقت نہ ہوتا لیکن وہ اپنے بچوں کے میچ دیکھنے کے لیے خاص طور پر وقت نکالتا۔

ایک بہت اچھا آل راؤنڈر کرکٹر تھا۔اُس کے کیپٹن نے اُسے آف سائڈ فیلڈ میں جگہ دے دی تھی۔ میچ جوں چلا kk کے کیپٹن نے خوب اسکور کھایا۔اُس کا رنگ لال پڑ گیا تھا۔

آخر جب kk سے رہا نہ گیا تو اُس نے بولنگ کی درخواست کی جو فوراً مسترد کر دی۔ ٹیم میں کچھ پلیئرز سبسٹیٹیوٹ کر دیے۔ کیپٹن کے پسینے چھوٹ رہے تھے۔kk چپ چاپ تھا مگر اس کے اندر ایک سوالوں کی جنگ چل رہی تھی۔

گراؤنڈ میں جیسے لوگوں کا بازار گرم تھا۔kk کے محلّے کو جیسے چار چاند لگے ہوں۔ ہوتا بھی کیوں ناں جب یہ شہر بھر کا سب سے بڑا ٹورنامنٹ ہوا تھا۔

"کیپٹن یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟ جن کو جانتے نہیں اُس پر رسک لے رہے ہیں۔ جن کے ساتھ اچھے وقتوں میں کھیل کھیلا اُن سبھی کو سبسٹیٹیوٹ پر بھیج دیا۔"

Clubb of Quality Content

"اگر تم نے بھی سبسٹیٹیوٹ پر نہیں جانا تو وہیں کھڑے رہو۔ باتیں کم کیا کرو کیچ پر فوکس کرو۔"

"مگر یہاں کیچ تو نہیں چل رہا ہے یہاں تو چھکّے چل رہے ہیں۔" kk دانت چباتے ہوئے بولا۔ صرف آٹھ اوورز میں دو سو تینتیس رنز کا ٹارگٹ مل گیا تھا۔ kk کا غصّہ بجا تھا۔ بیٹنگ کی باری اب kk کی ٹیم کی تھی۔ کیپٹن نے تین قریبی اور ماہر بلے بازوں کو بیٹنگ کے لئے اوپننگ کی فورم میں بھیج ڈالا۔

اُن تینوں نے جب زوال کا مزہ چکھا تو کیپٹن نے خود جانے کا ارادہ پختہ بنا دیا۔ حاضرین کی طرف سے شور اور تقریب کی طرف سے انتظام میں تیزی سی نظر آئی۔ پہلی بال پہ چھکا لگا۔ رنز سو کے قریب جا چکے تھے۔ سات پلیئرز

کیپٹن جناب آؤٹ ہو چکے تھے اور اُس کے ساتھ سات پلیئرز ابھی بھی بولیٹن میں بیٹھے مزے سے آرام کر رہے تھے۔ اب باری kk کی تھی مگر اس نے جانے سے صاف انکار کر دیا۔ "یار kk مان جا۔ تو کر سکتا ہے یار مجھے تجھ پر یقین ہے۔"""" مگر ارسلان اُسے یہ اتنے رنز نااہلی کے طور پر کھانے پڑے ہیں۔ اگر ہم ہار گئے تو وہ ان سبسٹیٹیوٹ پر بیٹھے ہمارے اُن محلّے

کے پرانے دوستوں کو ڈانٹے گا۔ جن پر مجھے ذرا بھی خوشی نا ہو گی۔ تو مجھے یہ بیٹنگ ہر گز منظور نہیں۔

"ٹھیک ہے! میں پھر خود اپنے آپ کو رن آؤٹ کروالیتا ہوں اور محلّے کا نام بھی تمہاری وجہ سے جائے گا۔"" مجھے نام اور عزت کی پرواہ نہیں ہے لیکن اُن کی پرواہ ہے جن کی سیلف ریسپکٹ کیپٹن صاحب نے پوری ٹیم کے سامنے اڑا دی۔"

Kk کا خون سفید ہو گیا تھا۔ جوانی کا جوش اور محلّے کے لوگوں کی امیدوں نے جیسے اُسے پاؤں سے مکمل باندھ رکھا تھا اور وہ اُن کی آخری فریاد تھی جو وہ کر رہے تھے kk سے جیتنے کی۔

Clubb of Quality Content

دس بال پہ چالیس رن چاہیے تھے ایک زبردست سی بال آئی kk نے اُسے زور سے بلا گھما کر آسمان میں دے مارا۔ ناظرین کا رخ آسمان کی سمت میں جا اٹھا۔ ایک زبردست سا چھکا لگا۔

یکے بعد دیگرے چھکے چوکے لگنے شروع ہو گئے۔ پانچ چھکوں کے بعد اوور کی تھرڈ لاسٹ بال تھی اور kk کا کیچ آؤٹ ہو گیا۔

ارسلان نے kk کا چہرہ پڑھا اُس کے چہرے پر بل آ گئے تھے۔ اُس کے اندر ایک امید جاگی کہ وہ اُس کے چہرے پر پھر وہ خوشی دیکھے گا۔ اُس نے میدان پکڑا۔ ارسلان نے باقی دو بالوں پہ دو چھکے لگا کے جیت کا سہرا اپنے نام کر لیا۔

ہر طرف خوشی کا سماں تھا لیکن kk تھا کہ اُن چار آدمیوں پر نظر جمائے بیٹھا تھا۔ وہ چار آدمی بھی اُسے مسلسل گھور رہے تھے۔ اُن میں سے وہ بریف کیس والا اُس کے پاس آ پہنچا۔ "بیٹا نام کیا ہے تمہارا؟"

"میرا نام تو kk ہے۔ "اُس نے ذرا دھلملا کر جواب دیا۔ وہ ھلکا سا مسکرایا۔ "کتنا اچھا نام ہے۔ آپ ایک کام کرو سہیل کو اگر آپ یہ ٹرافی دیں گے تو ہم آپ کے لیے محلّے میں ایک اچھا سا کرکٹ گراؤنڈ بنا کر دیں گے ٹھیک ہے بیٹا۔".

پہلے تو وہ بہت خوش ہوا پھر اس کے اعصاب بدل گئے۔ "میں بچہ نہیں ہوں۔ میں نویں کلاس میں پڑھتا ہوں۔ میرا نام kk ہے لوگ مجھے kk کہتے ہیں۔"

"اور بات یہ ہے انکل جو آپ مجھے ٹرافی کا کہہ رہے ہیں تو سہیل کی ٹرافی نہیں یہ اُن کی ٹرافی ہے۔"انہوں نے سبسٹیٹیوٹ پر بیٹھے بولیٹن میں کچھ اشخاص کی طرف اشارہ کیا۔"آپ نے جو ایمپائر انکل کو نیلے نیلے نوٹ پیش کیے تھے وہ سب میں دیکھ چکا ہوں۔ لیکن میں اُس وقت اِس لیے خاموش رہا کیوں کہ انہوں نے بے ایمانی اُن انسانوں کے ساتھ کی تھی جن کو الیان نے بے وجہ انٹری دی تھی۔"

"تو انکل آپ نے برا کچھ بھی نہیں کیا۔ برا آپ کے ساتھ ہوا ہے۔آپ نے اپنے ہی پیسوں سے اپنے ہی بندوں کو اور اپنے ہی بھتیجے کو ہار پر مجبور کر دیا۔"

Clubb of Quality Content

وہ وہ جیسے بولتا ہی جا رہا تھا۔"انکل ہم غریب ہیں مگر ہم پٹھان لوگ ہیں۔ہماری غیرت کے قصّے تو ہم سے زیادہ آپ کو پتا ہیں۔"بچے کا یہ انداز اور حوصلہ دیکھ کر وہ اشخاص ایک دوسرے کی شکلیں تکتے رہ گئے۔

اسٹیج پر ایک روایتی سا تعارف باندھا گیا اور پھر kk کے حق میں نعرے بلند کیے گئے۔ kk ہالف سینچری کر چکا تھا۔

اعلان ہوا kk نے ٹرافی ریسیو کی اور اُسے ہالف سینچری کے طور پر ایک ٹرافی نواز دی گئی۔ ارسلان ٹرافی کی خوشی میں بے وجہ گنگنا رہا تھا۔ "یہ تم سب کی ہے۔" سارے خوش تھے۔ سب نے kk کو شانوں پر بیٹھایا اور اچھالتے ہوئے kk kk kk کے نعروں سے سماں باندھ لیا۔

"دیکھو الیان تم بہت اچھے انسان ہو۔ میں تمہیں بہت عرصے سے جانتا ہوں۔ جو میچ میں ہوا وہ میچ میں تھا۔ لیکن جو بھی تھا وہ غلط ہوا۔ میچ کے لیے تم نے اپنے دوستوں کی قربانی دے دی یہ ٹھیک نہ تھا۔ خیر یہ میچ تھا کبھی آگے زندگی میں ایسا نہ کرنا۔"

زندگی میں اکثر موڑ پر ہم اپنی دوستی کا سودا کر لیتے ہیں اور یہ بھول جاتے ہیں کہ دوستی ایک ایسا رشتہ ہے جو ایک موتی کی طرح ہوتا ہے۔ ہم کبھی اُس کی چمک میں آ کر اُسے بیچ دیتے ہیں مگر ہم یہ بھول جاتے ہیں کہ اسکی اصل قیمت تب ہوتی ہے جب وہ ہمارے پاس ہوتی ہے۔

"تمہاری زرین پھپھو کا فون آیا تھا اُن کی طبیعت خراب ہے۔ حضر مجھے اُن کی عیادت کے لیے جانا پڑے گا۔"

"اچھا امی چلے جایئے گا لیکن پلیز اب مجھے نہ لے کے جائیں۔"

("ھغۀ بیا راته وویل چې ته زماله سعد یه سره واده وکې ه.) اور مجھے شادی وادی کی باتیں پسند نہیں ہیں۔ مجھے ابھی شادی وادی نہیں کرنی ہے۔ ابھی میری عمر ہی کیا ہے۔ مجھے اِس ٹینشن

اور جھمیلے میں نہیں پڑ نا امی میں نہیں جاؤنگا۔ تیرا سال ہو گئے میں نہیں ملا تو ابھی جا کے میں نے کیا کرنا ہے؟ میں اب گاؤں نہیں جا رہا۔"

"تمہیں جانا پڑے گا میرے ساتھ۔" شہناز جیسے غصّے کو دباتے ہوئے بولیں۔

"اگر تم نے اِس بار نا جانے کی ضد کی تو میں نے سچ میں زرین بہن کو ہاں کر دینا ہے اور پھر تمہارا اور سعدیہ کا نکاح ہو گا۔" حضر کا چہرہ جیسے شرم سے لال ٹماٹر ہو گیا تھا۔ وہ وہیں سے نو دو گیارہ ہو گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

نارتھن پاکستان میں واقع ڈسٹرکٹ شنگلہ ایک سرسبز و شاداب علاقہ تھا۔ جسے پہاڑوں نے چاروں طرف سے گھیر رکھا تھا۔ وہاں کی ندی کا پانی اور چشموں کے نگار کسی کو بھی متوجہ کرنے کے لیے پر کشش مقامات رکھتے تھے.

شنگلہ میں واقع ایک چھوٹے سے گاؤں تالا کوٹ کی آبادی زیادہ طر ۔ پہاڑ کے ٹیرا سسز پر اپنے مکانات بناتے تھے -دریا سندھ اس شہر کو راتھا کاٹ کر نکلتا تھا پاکستانی حکومت نے ایک کام تو اچھا کیا تھا کے سی پیک کے زریعے اس پر ایک ۔بات اور فولادی پل بنا دیا تھا۔ یہ نظرہ قابلِ رشک تھا۔پل کے دائیں جانب ایک گلی میں ایک کچّا مکان مگر قدیم زمانے کی حویلی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ایک چھوٹی سی حویلی جسے اگر حجرہ کہا جائے تو بجا ہے۔ دیوار میں انگریزوں کے زمانے کے نقوش نظر آرہے تھے۔ اگر اُسے سامنے سے دیکھا جاتا تو کسی پرانے فوجی کا حجرہ معلوم ہوتا تھا۔ ساتھ میں ایک بیٹھک تھی جہاں پٹھان لوگ آپس میں بڑے بڑے جرگے بلایا کرتے تھے۔ کچھ بھیڑ بکریاں بھی تھیں اُن کے صحن میں جو اُن کے زیرِ استعمال حاجات میں اُن کا ہاتھ بٹایا کرتی تھیں۔

گھر کے بیچ میں دو چنار کے درخت تھے۔ جن کے سائے میں ایک چارپائی پر ایک بوڑھا سویا تھا۔اور وہ ایسے خراٹے کی نیند سو رہا تھا جیسے اُسے دنیا بھر کی کوئی خبر ہی نہ ہو۔ صحن کی دائیں جانب دو کمرے تھے جو بہت عرصے سے بند دکھائی دے رہے تھے اُن پہ تالے لگے تھے۔ سائڈ پر دو اور کمرے تھے جس کے بالکل درمیان میں ایک فریج تھا۔ایک عورت وہاں جھاڑو دے رہی تھی۔ چھت پر ایک پانی کی ٹینکی تھی کچھ کپڑوں کے تال تھے اور کپڑوں کے لیے تاریں تھیں۔ وہاں ایک لڑکی نصرت علی صاحب کے گانے سن رہی تھی

اسکے ہاتھ میں ایک تصویر تھی۔ چہرہ پہلی بہار پے کھلنے والے گلاب جیسا تھا ہاتھ اس تصویر پر تھے۔ لگتا تھا کے اس گڑیا نے کافی خواب سجا رکھے تھی۔ سدیہ! امی اپ اپر کیسے ائی؟ اسنے تصویر دستی سے چوپالی! سپیر ہہ کپڑے کون سکھایے گا۔

میں کر دیتی ہوں! رہنے دو کاہل لڑکی! زرین شاید غصے میں لگ رہی تھی وہ سدیہ کے مخالف سمت میں کپڑے سکھا رہی تھی۔

امی اپکو پتا ہے ۱۳سال ۳مہینے اور ۱۲دن ہو گئے لیکن حضر نے ابھی تک گاؤں کا رخ نہیں کیا(

سدیہ نے جلدی سے منہ پہ ہاتھ رکھا)زرین نے جیسے سنا ہی نہ تھا،کب ائیں گے پھو پھو لوگ

؟ہمم !اج ارہے ہیں میری طبیت ٹھیک نہیں تھی تو نزیہ نے انے کی زد کی تو میں منع نا کر سکی

،

سدیہ بھگتے ہوئے زرین سے لپٹی میری ماما میری جان سی ماما تانہ زار شمہ !اچھا میں پانی بھرنے جا رہی ہوں۔

بدستورِ زمانہ اُس علاقے کے لوگوں میں ایک روایت تھی کہ عصر کے وقت گھر کی ایک عورت ضرور مشکیزے بھرنے پہاڑی پر بہتے ہوئے اُس نایاب چشمے کی طرف جاتی تھیں اور مشکیزے بھر کے گھر کو لے آتی تھیں۔یہ وہاں کی سب عورتوں کا رواج تھا۔

حضر اور اُن کی والدہ ابھی اپنے گاؤں کی دہلیز پہ پہنچے ہی تھے کہ اُن کی گاڑی کے سامنے ایک میمنہ آ گیا۔میمنہ منمنانے لگا۔حضر نے فوراً گاڑی روکی اور اُس کے قریب جا پہنچا۔اُس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو ایک لڑکی جس کی عمر لگ بھگ اٹھارہ سال کی تھی۔دبلی پتلی لڑکی تھی۔بال لمبے چھوٹی کیے ہوئے، سر پر ایک بھاری دوپٹہ تھا جس کی وجہ سے چہرہ ڈھکا ہوا تھا۔لباس اُس

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کا بالکل پٹھانی تھا۔اُسے دیکھ کر یہ واضح ہو سکتا تھا کہ وہ ابھی اپنے گاؤں میں آ چکا ہے۔"جی آپ کون ہیں؟اور یہ بکرا؟"

لڑکی کے کاندھوں پر ایک بھاری پانی کا مشکیزہ تھا جس کو اٹھائے ہوئے اُس کی آنکھوں پہ بل پڑ گئے تھے۔خضر نے یہ دیکھا تو اُسے مشکیزہ اٹھا لیا اور اُس کو نیچے رکھا۔"جی آپ کون ہیں اور آپ یہ کیا کر رہی ہیں۔""میں اِس بکرے کو چھڑوانے لے کے آئی تھی۔اِس کو چوٹ لگی تھی میں نے اس کو آزاد کر دیا۔"

Clubb of Quality Content

"ایک کام کریں آپ یہاں سے جائیں میں اِس کو دیکھ لوں گا۔"شہناز امی نے جیسے آنکھوں سے تیر برسائے۔"حضر یہ تم نے کیا کیا؟اُسے کیوں جانے کا کہا؟یہ روایات سکھائی ہے میں نے تمہیں؟اُس کو گاڑی میں بٹھاؤ۔اُس لڑکی کو دیکھو اُس کی حالت کیا ہے۔اتنی سی عمر میں وہ مشکیزے اٹھائے گی. تمہیں شرم نا آئی ایک لڑکی کو یہ کرتے ہوئے دیکھتے ہوئے؟"

"امی میں اُسے ٹھیک سے جانتا بھی نہیں۔میں کیوں کروں؟"خضر جس طرح کوئی لاپرواہی سے اُسے جواب دے رہا تھا۔

"رکو بیٹی."شہناز آپی نے اپنے انداز میں اُسے روکا۔لڑکی نے آواز سنی تو سکندرِ اعظم کا مجسمہ سا بن گئی۔پیچھے مڑ کر دیکھا۔"خضر گاڑی کا دروازہ کھولو۔"خضر نے دروازہ کھولا ہی تھا کہ شہناز نے اُس کا ہاتھ پکڑا اور اُسے اندر بیٹھا دیا۔خضر آنکھوں سے بس وہ دیکھتا رہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بیٹی مجھے اپنا چہرہ نہیں دکھاؤ گی؟"

"آنٹی میں کسی بھی نا محرم کو اپنا چہرہ نہیں دکھاتی۔یہ پٹھانوں کی تہذیب کے حلاف ہے!ہاں آپ کو دکھا سکتی ہوں۔"اچھا کوئی بات نہیں!....

"اچھا یہ تو ٹھیک ہے لیکن پھر تم اتنی اکیلے ان پہاڑوں سے مشکیزہ بھرنا مطلب تمہارے ساتھ کوئی تو ہونا چاہیے تھا لڑکا۔"

"آنٹی جب مجبوریاں انسان کو تھام لیتی ہیں ناں تو زندگی اُسے چلنے کا سلیقہ سکھا دیتی ہے۔ پھر وہ چلنا کسی کے ساتھ ہو یا وہ اکیلے ہو۔ میرے گھر میں ایسا کوئی نہیں ہے جو میرے لیے مشکیزے بھر دے۔ میرے بابا جو ہیں وہ مفلوج ہیں۔ گھر میں بس ایک ہی مرد ہیں اور وہ ہیں میرے بابا۔ میری ماں جو ہے وہ گھر کی صاف صفائی کر لے یہ اُن کی طبیعت پر سولہ آنے ہے۔"

حضر کی ہلکی سی نگاہ اُس لڑکی پر پڑ رہی تھی۔ حضر شیشے سے اُس کا پورے طریقے سے جائزہ لے رہا تھا لیکن اِس کے تاثرات میں ذرا برابر بھی فرق نہیں آیا نا اُس کے دل میں اُس کے لیے کوئی ہمدردی آئی۔

"بہن آپ کا گھر کدھر ہے۔ آج تو خیر میں نے آپ کو بچا ہی لیا تھا لیکن اگر کوئی اور ہوتا تو ان حالات کے مطابق آپ کے ساتھ کیا کیا ہو سکتا تھا اور جہاں تک بات مٹکے کی ہے تو پانی بھرنے کے لیے میں ایک ملازم لگا دوں گا وہ آپ کی مدد کر دیا کرے گا۔"

"جی آپ کا بہت بہت شکریہ۔ اگر آپ یہ احسان کرنا چاہتے ہیں مجھ پہ تو یہ احسان نہ کیجیئے مجھے ابھی گاڑی سے اُتار لیجیے میں خود سب کچھ کر سکتی ہوں۔

لڑکی کے رویّے میں صاف بے رخی دیکھ کر حضر جو تھا غصّے میں لال ٹماٹر ہو گیا تھا۔ لڑکی کے رویّے میں صاف بے رخی دیکھ کر حضر جو تھا غصّے میں لال ٹماٹر ہو گیا تھا۔

حضر کے ساتھ کسی نے اِس طریقے سے برتاؤ کیا ہو یہ ہو ہی نہیں سکتا تھا۔ کالج میں ساری لڑکیاں اُس کی دیوانی تھیں لیکن اُسے لڑکیوں میں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ وہ ایک شریف اور عمدہ کردار کا مالک تھا۔

لڑکی نے اُس سے گھر کا پتہ پوچھے بغیر اُسے اتارنے کو کہا۔ حضر نے روکنے کی کوشش نہیں کی آنٹی بھی خاموش

رہیں۔ لڑکی اپنا مٹکا لے کر وہاں جا پہنچ گئی۔

ناولز کلب
Club - Quality Content

اُن لکڑی کے دروازوں پر وہ چین کا لوک لگا تھا۔جو پرانے زمانے میں اکثر لکڑی کے دروازوں پر لگا کرتا تھا۔دروازے کی ٹھک ٹھک کی آواز سنائی دی۔

"السلام و علیکم ! کیسی ہیں زرین آپا۔"دروازہ کھلا تھا شہناز ڈائریکٹ اندر آگئیں۔

زرین بہن کے چہرے پر جیسے کوئی گلاب کھل رہا ہو۔ایسی ایسی مسکان دمک رہی تھی۔

"السلام و علیکم پھپھو ! کیسی ہیں ؟"

"و علیکم السلام ! حضر تم تو کافی بڑے ہو گئے ہو۔"

"جی بس ! اللہ کا کرم ہے۔آپ سنائیں آپ کیسی ہیں ؟"

"چلو چلو اندر آؤ پھر بات کرتے ہیں۔"

"ارے سعدیہ! سعدیہ میں نے تمہیں چائے کا بولا تھا۔ کہاں رہ گئی جلدی کرو میں نے بولا تھا حضر لوگ آ گئے ہیں۔ یہ لڑکی ہے ناں یہ ایک نمبر کی کامچور ہے۔ پتا نہیں پہلے گئی تھی پانی بھرنے اُس سے پہلے وہاں سے لیٹ آئی ہے اور اب آئی ہے تو اسے چائے کا ہوش نہیں ہے۔ سوچتی نہیں ہے میں بیمار ہوں طبیعت ٹھیک نہیں ہے اکیلے کام نہیں کر سکتی۔ اور اسکے بابا بھی مفلوج ہیں،"

"پھپھو اگر آپ چاہیں تو میں آپ کے لیے ایک ملازم ہائر کر سکتا ہوں۔"

"نہیں بیٹا اِس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔" حضر نے بہت ہی ادب سے بات کو طول دیا۔

کالا ملائم ریشموں والا لباس تھا۔ جس کے اوپر شیشے لگے تھے۔ اُس شیشوں کی چمک سے حضر کی آنکھوں میں روشنی چمک رہی تھی۔ حضر کی کالی کالی آنکھیں اُس لباس پر جیسے رک سی گئی تھیں۔ خوبصورت کالا سا دوپٹہ۔ چہرے پر تین ٹیکے لگے تھے۔ ناک پر ایک پھٹانی ٹانکا تھا۔ لمبے لمبے جھمکے اور چھوٹے بالوں پر چوٹی لگی تھی۔ دکھنے میں دودھ جیسی سفید رنگت تھی جیسے کوئی حور سامنے آئی ہو۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"السلام علیکم حضر"

"وعلیکم السلام"

خضر چائے کے عکس میں ہلکھی سی نگاہ ڈالی اسکے چہرے کو بھنک لگی۔

"جی."سعدیہ نے جیسے ہی چادر اپر کی۔

خضر منہ میں چائے کا کپ لئے مسلسل اس دیکھ رہا تھا وہ اسکی انکھوں میں بھی عید کی نماز ہو چکی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"آپ؟"

"جی! کیوں پہچانا نہیں"؟

"آپ تو وہی تھے ناں وہ جو راستے میں میرا میمنہ چرا گئے تھے؟"حضر نے گرم چائے تھوک دی اور وہ کھڑا ہو گیا تھا۔اُس کی شرٹ بھی آدھی چائے سے بھیگ چکی تھی۔زرین ڈائریکٹ چلائی۔

"ارے بیٹا! ارے بیٹا! ٹھہر کے کیا ہوا؟"

"کچھ نہیں.... کچھ نہیں... پھپھو جان میں ذرا اسکو ٹھیک کر کے آتا ہوں۔"

"ارے سعدیہ دیکھ کیا رہی ہو جلدی جاؤ اسکے ساتھ ہیلپ کر کے آؤ۔"

حضرا ابھی بھی سعدیہ کو غصّے کی نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔ سعدیہ کو اندازہ ہو گیا تھا کہ بات کی گہرائی کتنی تھی۔ سعدیہ نے اُسے وضاحت دے دی۔

لیکن پھر وہ اسکو یوں دیکھا جا رہا تھا اسکا من کیا کہ وہ یہ شرٹ اور جسم ہر بار جلائے اور سدیہ یوں اپنی پیاری سی باتیں کو سنائے۔ اسنے خضر کا گربان پکھڑا تمہیں حوش ہے؟ تم نے یہ کیا کیا اپنا بدن جلا دیا!!!! وہ نمرود کی آگ بن گئی تھی مگر وہ ابرہیم کے دل کی آگ کو ٹھنڈا کرنے کے لیے کافی تھی۔ اسکا یہ رویا اور یہ گریبان پر ہاتھ رکھ کر اپنایت جتانا اچھا لگا خضر اب تھوڑا پرسکون ہو چکا تھا۔ شرٹ چینج کرنے کے بعد وہ پھر ملاقات کرنے کو آئے۔ ہلکی پھلکی بات ہوئی اور بات پھر نرم بھی پڑ گئی۔

آفاق شادی کے ایک گھر آگیا تھا۔

جہاں ہر سوں پھولوں کی سجاوٹ اور رنگا رنگی تھی، لائٹس نے گھر کی دیواروں پر روشنی کا جادو کرر کھا تھا۔

"السلام و علیکم! آفاق کدھر رہ گئے تھے تم؟ ابھی تک تمہارا انتظار کر رہی تھی۔ تمہیں یاد نہیں تھا آج میری مہندی کا فانکشن تھا؟"

"سوری پھپھو! میں کسی کام میں پھنس گیا تھا ابھی آگیا ہوں سب سنبھال لوں گا آپ بالکل فکر نہ کریں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تمہارے دولہے جی کے گھر نہیں جانا تم نے؟""ان کو مہندی نہیں لگانی شاباش میرے پُتر چیتی کر۔""باباکدھر ہیں؟"آفاق نے پوچھاتوصائمہ کہہ پڑی۔"وہ نیچے ہیں مہمانوں کے پاس،اچھامیں یہاں کمرے میں ہوں یہاں عورتیں ہیں بہت تم بھائی کے پاس جاؤ۔"

"بابا!باباآپ نے میری بہن کو نہیں بلوایا؟شادی کا موقع ہے۔"افتخار کے چہرے پر ناراضگی اورافسردگی واضح تھی۔

"اب میں کیاکروں؟اُس کے فائنل سیمسٹرز ہیں۔اُس نے ابھی تو کیریئرMBAاسٹارٹ کیاہے۔""آج تو بلوانا تھاناں۔"آفاق غصّے میں تھافوراًسیڑھیوں سے اتر کر گھر کے دروازے سے باہر نکل گیا۔

"ہیلو!السلام علیکم۔"فون کی گھنٹی بجی،بلوٹوتھ کنکٹ ہوا،کال جانے لگی دوسری گھنٹی پہ کال پِک کی۔

ہے اکس کیوز می دِس از خضر آپکو کیا مسئلہ ہے بار بار رینڈم نمبر سے کال کر رہے ہو یہ لڑکیوں کا نمبر نہیں تم لوگ اتنے ویلے ہو گھر پہ ماں بیٹیاں نہیں ہیں۔۔۔؟؟"

"ارے بھائی غصّہ نہ کرو میری بات سنو۔"

خضر نے وہ چند الفاظ سنے تھے مگر ایسے لگا جیسے وہ کوئی ڈراؤنا خواب دیکھ رہا ہے مگر یہ سچ تھا یہ حقیقت تھی۔۔۔۔

عصر کی نماز کا وقت ہو گیا تھا۔ خضر کو وضو کرنے کی حاجت ہوئی۔ سعدیہ فوراً سے بھاگتے ہوئے آئی۔

"آپ کو وضو کرنا ہے؟ کیا میں ہیلپ کر دوں؟"

تمہیں کیسے پتا لگا؟

کچھ باتوں کا علم خاموشی میں بھی ہو جاتا ہے، کچھ کے لیے آنکھیں کافی ہوتی ہیں، کچھ سننے سے ہوتی ہیں، کچھ زبان کی محتاج بن جاتی ہیں۔"

"یہ کیا بول رہی ہو؟ خیر سنو میں مسجد میں کر لوں گا، تم امی کو جگا دو اُن کو دوائی یاد سے دینا۔

"لیکن سنیے۔" خضر نے پلٹ کے اُس کو دیکھا۔"مسجد میں پانی نہیں ہوگا یہیں کر لیجیے"۔

"کیوں؟ مسجد میں لوگ وضو نہیں کرتے؟"

"نہیں جی وہ کیوں کہ پانی کچھ دن سے بند آ رہا ہے۔"

"اچھا چلو مجھے پانی لا دو مشکیزے میں۔"

"جی وہاں ڈگی کے پاس بالٹی میں ہے۔"

خضر نے آستین چڑھالی۔ سفید کپڑے زیب تن کیے ہوئے منہ سے کچھ بول رہا تھا، یقیناً وضو کی دعا تھی، آہستہ آہستہ پانی سے ہاتھ دھوئے اور پھر چہرہ (سعدیہ یہ سارا منظر کچن کی باہر طرف کھلنے والی کھڑکی سے دیکھ رہی تھی) وہ بہت ہینڈسم تھا مگر وضو کرتے وقت ایسا لگ رہا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تھا جیسے کوئی نور ٹپک رہا ہو (مرد کا حسن تو عبادت میں نظر آتا ہے لوگ جانے کہاں ڈھونڈ ھتے رہ جاتے ہیں۔)

اُس کے وضو کرنے کا طریقہ بہت سادا تھا۔ کوئی بھی دیکھ کر فدا ہو سکتا تھا۔اُس کے گیلے گیسو جیسے اسکی خوبصورتی میں جھنڈے گاڑ رہے تھے۔ سعدیہ کے لیے وہ ہر لمحہ کسی کوہِ نور سے کم نہ تھا۔

بیک وقت سعدیہ کے فون کی گھنٹی بجی۔ فون سعدیہ کے ہاتھ میں تھا۔ فون کی آواز خضر کے کان میں پڑی، وہ پاؤں دھو رہا تھا۔(نینوں کا ٹکراؤ ہوا جیسے کئی باتیں ہو گئیں)سعدیہ مسکرائی اور وہاں سے شرما کے بھاگ گئی۔ خضر ایک پل کے لیے حیران ہوا پھر مسکرا کے وضو کر کے نماز کو چل دیا۔

ٹھک ٹھک "کون ہے؟ دروازہ بجانے کی تمیز بھی نہیں ہے؟" سعدیہ کا لہجہ تھوڑا سخت تھا۔

"بہن جی ہم پلمبرز ہیں اور پانی کا کام کرتے ہیں کیا مسئلہ ہے؟"

"ہمیں کیا مسئلہ ہو گا ہم تو پانی پہاڑوں سے لاتے ہیں."

"نہیں میرا مطلب کیا ریپیئر کرنا ہے؟(تم لوگوں کو شرم نہیں آتی کہ ایسے کسی لڑکی کو تنگ کرنے کے لیے آجاتے ہو۔لاؤں میں دادا جی کی بندوق....ریلکس! ریلکس! سعدو..)

سعدیہ نے پیچھے دیکھا تو خضر کھڑا تھا۔"ان کو میں نے بلوایا ہے آپ لوگ ایسا کریں سامنے مسجد کے پاس ایک ویل ہے اُس کو ٹیوب ویل میں اپگریڈ کر دیں۔"سعدیہ نے اپنے نظریں خضر پہ جمالیں جیسے وہ بہت متاثر ہو گئی تھی۔ خضر مسلسل اُن کو ہدایت دے رہا تھا۔

کچھ دیر بعد وہ اُن کے ساتھ ٹیوب ویل فکس کرنے گیا۔اُن کے لیے کھانا بھی بنایا اور سعدیہ اُس کے ساتھ کام کرنا اعزاز سمجھتی تھی۔

Clubb of Quality Content

"تمہیں پتا ہے سعدیہ جب مجھے کبھی غصّہ آتا ہے تو میں کیا کرتا ہوں؟میں اپنے لیے کافی بناتا ہوں اور اکیلے جا کے بیٹھ جاتا ہوں یا قرآن پڑھتا ہوں یا کوئی کتاب"

سعدیہ بنا کچھ بولے سن رہی تھی۔(وہ دونوں کھانا بنا رہے تھے)

"اچھا میں نے چائے اور لسی کے علاوہ یہ چیزیں نہیں ٹرائی کی کبھی۔"

خضر تھوڑا سا مسکرایا۔ "تمہیں ایک دن پشاور کافی شاپ لے کر جاؤں گا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

روتے روتے نازیہ میسج ٹائپ کر رہی تھی۔ "خضر بیٹا تمہارے ماموں کو گولی لگی ہے، ہم ایمبولینس میں ہاسپٹل جا رہے ہیں۔"

خضر نے میسج پڑھا تو اُس کے پیروں تلے زمین نکل گئی۔

خضر نے پریشانی کے عالم میں میٹینگ چھوڑی اور آندھی کی طرح نکلا۔

بھاگتے بھاگتے وہ لاؤن میں جا رہا تھا کہ سامنے سے اُس کی ٹکر آفاق سے ہو گئی۔

آفاق زمین پر منہ کے بل گرا۔

خضر ماتھا پکڑے بول رہا تھا۔"دیکھ کے نہیں چل سکتے جاہل انسان!""اب تیری آنکھیں ہیں یا بٹن۔"خضر نے ماتھے پر سے ہاتھ ہٹایا تو آفاق نظر آیا۔"تو..؟تو یہاں کیا کر رہا ہے؟"

آفاق نے بات کاٹ دی۔"میں تجھے ایک بات بتانے آیا تھا...."

"سوری آفاق مجھے جانا ہے مجھے ایک ایمرجنسی ہے۔"وہ بنا بات سنے وہاں سے چلا گیا۔خضر گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا۔بلوٹوتھ کنیکٹیڈ آواز آئی۔کال پک کی۔کال کی دوسری طرف چیخوں کی آوازیں تھی۔خضر نے ایک دم گاڑی کو بریک لگائی۔

"مسٹر خضر سن لو... سن لو یہ آوازیں۔کبھی یہ میں نے سنی تھی۔"آواز کافی بھاری اور چبھ رہی تھی۔پیچھے چھوٹے لے لو ہلکی سی آواز بھی سنائی دے رہی تھی۔خضر کو جانی پہچانی لگی لیکن وہ خاموشی سے سن رہا تھا۔

تمہارے ماں باپ میرے ہاتھوں میں ہیں۔تمہارا ماموں مر چکا ہے اب تمہیں وہی کرنا ہے جو میں کہتا ہوں۔

خضر چیخا۔"کمینے، گھٹیا انسان سامنے آنے کی ہمت نہیں تو ماں باپ پہ چلا گیا۔ہمت ہے تو مرد بن کے سامنے آ۔"

دوسری طرف سے فون کٹ گیا تھا۔خضر نے فون کو ہاتھ پہ مارا۔گاڑی سے نکلا۔بارش ہو رہی تھی۔شام ڈھل چکی تھی۔تاریکی نے اپنا راجیہ بڑھا ڈالا تھا۔خضر گاڑی کے آگے آ کر بیٹھ گیا۔ہاتھ کو گھٹنوں کے سہارے رکھا سر کو پکڑ رکھا تھا۔وہ بہت غصّے میں تھا وہ رو بھی رہا تھا۔(ماموں!!!!)

ہاتھ کو گھٹنوں کے سہارے رکھا سر کو پکڑ رکھا تھا۔وہ بہت غصّے میں تھا وہ رو بھی رہا تھا۔(ماموں!!اوزمیں سانس کا بدا کم تھا،امی!!).

کافی ٹائم بعد فون کی رنگ بج رہی تھی مگر خضر بے خبر رو رہا تھا۔ آخر اُس نے کال اٹھائی۔

"خضر تم کہاں ہو؟ بتاؤ کہاں ہو یار..؟ میری بات بھی نہیں سنی تم نے۔"

"میں کچھ بزی ہوں فیملی فنکشنز میں تجھے بعد میں کال کرتا ہوں بائے۔" اُس نے اس بار بھی وہی کیا اس کی بات سنی ہی نہیں (وہ اپنے مسئلے اپنے تک رکھتا تھا کیوں کہ اپنی پریشانیوں کی لگام اگر کسی اور کے پاس چلی جائے تو وہ آدمی کو رسوا کرنے کے نئے موقع فراہم کرتی ہے)

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

کے کے کا ایک مقبول و معروف سرکاری اسکول میں ایڈ مشن ہو چکا تھا۔

اُس کے بابا کی وفات کے بعد اُس کے ماماں اُس کی دیکھ بھال کیا کرتے تھے۔ماں کے پاس اُن کے بابا کی کچھ پینشن ہوتی تھی جس سے گھر کے اخراجات چل جایا کرتے تھے۔ماموں کی سرکاری جاب سے اُس کی اسکول فیس اور باقی گھر کی ضروریات بمشکل پوری کی جاسکتی تھی۔ اُن کا گزر بسر بڑی مشکل سے ہو رہا تھا۔

کے کے (kk) کے ماموں کی طبیعت ٹھیک نہ تھی۔ڈاکٹر نے اُن کے اندر rheumatoid arthritis نامی بیماری ٹریس کی تھی جِس میں جوڑوں کا درد انتہا درجے کا تھا۔چلنے پھرنے کی طاقت وہ کھو بیٹھے تھے۔بمشکل نماز پڑھ پاتے تھے۔

کے کے (kk) نویں کلاس میں تھا جب اُس کے ماموں کے ایک دوست نے اُسے جرمنی بلوا لیا۔اُس پر kk کے ابّو کے کافی احسان تھے اور kk کے گھر کے حالات بھی ٹھیک نہ تھے،اوپر کافی قرضے تھے۔اُس کی بڑی بہن نے انٹر کا ایگزام دے دیا تھا اور اُس کی کوئی خیر خبر نہ تھی۔

اس کی شادی کرنی تھی۔ چھوٹے بھائی بہن کو پڑھانا بھی تھا۔وہ چھوٹا تھا مگر وہ گھر کا اکلوتا راہِ روزی تھا۔

کچھ ساتویں جماعت کے بعد سے kk کافی عجیب سا ہو گیا تھا۔نہ وہ شرارتیں نہ وہ مستیاں نہ وہ زیادہ بولنا نہ وہ چہرے پہ رونق جیسے کوئی چراغ بجھ گیا ہو۔کے کے (kk) جرمنی جانے سے پہلے کافی عجیب حالت میں تھا۔

اس کے سائنس کے ٹیچر سر آکسفورڈ ٹوسٹ کا ایک اصطبل تھا جہاں وہ گھوڑوں سے کھیلنے جایا کرتا تھا۔اُسے گھوڑے بہت پسند تھے۔اُسے جیسے بس ان سے ایک عجب لگاؤ ہو گیا تھا۔

"ہیلو انکل۔"

("How are you champ")

"ھاو آر یو چمپ ؟" سر آکسفورڈ نے ہاتھ ہلا کے جواب دیا۔

"I'm fine, what are you doing? I was just wondering if I could be a horse!"

"But why kk?"

مشکوک نگاہ سے آکسفورڈ نے اُسے گھورا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"Sir because they don't talk but have tongues so they can't shout they have heart but it doesn't harm others. They have hooves but haven't yet killed any insects."

"Oooh my champ, come here."

اُس نے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا

kk بھاگتا ہوا اُسکے گلے لگا۔ایک کے بعد آکسفورڈ نے کہا۔

(for they are bound in hands of god they can't talk or shout? But my uncle Oxford)

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"I don't know but God sees and waits!

لیکن ایسا کو کیوں خدا انتظار کیوں کرتا ھے؟

تم یہ سب چھوڑو!(انکل نے اسکو بوراق،ایک چھوٹا سا گھوڑا تھا پھر بیٹھا دیا،کے کے کو جیسے ملکہ بلقیس کا تخت مل گیا تھا)۔

خوشگوار صبح تھی kk کا سورج آج برلین میں طلوع ہوا تھا۔سب سو رہے تھے مصطفیٰ چاچا جو kk کو ساتھ برلین لائے تھے kk کے ماموں کے دوست تھے۔چاچا مصطفیٰ کا چائے والا ریسٹورانٹ تھا۔جس میں وہ ایک ملازم تھا۔

Clubb of Quality Content!

Adlo to go coffee shop

سائن بورڈ تختی لگی تھی۔نام جرمن زبان میں لکھا تھا یہ شاپ نا صرف برلین کی بلکہ پورے جرمنی میں اپنی کافی اور چائے کے ٹیسٹ پر چرچے کر رہی تھی۔

کریمی رنگت کی عمارت تھی جس کے چھت پر بلیو ٹائلز پینٹ تھا۔ معمار نے پورے اٹالین آرکیٹیکچر کی کاپی کی تھی۔ عمارت کے بیچ میں ایک دکان تھی جِس کے اوپر سوخ شٹرز لگے تھے۔ شٹرز کے نیچے جرمن میں لکھا تھا

ADLON COFFEE

اندر آتے ہی سنہرا سا ایک ہال تھا۔ جِس میں ہر طرف فیملی ٹیبلز گول دائرے میں ارینج تھے۔ کرسیاں گولڈن رنگت کی تھیں۔ دو اور تین منزل کی سیڑھیاں بھی گولڈن پینٹڈ تھیں۔ (نئے کسٹمرز کو خوش کرنے کا ذریعہ بھی یہ سنہرا ہال تھا بائیں جانب کاؤنٹر تھا جس میں ایک عورت کھڑی رہتی تھی اور خارجی دروازہ تھا (بائیں جانب جرمنی کی مشہور برلین اسٹریٹ کا نظارہ کرنے کے لیے باہر بیٹھنے کا انتظام بھی ہوا تھا)

برلن وال مونومنٹ یہاں سے ۳۳ کیلو میٹر کے فاصلے پر تھا۔

چاچا مصطفیٰ kk کے ابّو کے ساتھ ایک ہی پلٹن میں تھا ریٹائرمنٹ کے بعد وہ جرمنی سیٹل ہو گیا۔

مصطفیٰ چاچا وہاں کا ویٹر تھا اور kk وہاں اُس کے ساتھ برتن دھوتا تھا جس سے وہ دن کی کمائی کر لیتا تھا۔ مصطفیٰ انکل نہایت ہی کنجوس آدمی تھا وہ kk کو کچھ نہ دیتا تھا کیوں کہ وہ سمجھتا تھا کہ یہ خود مختار نہ ہو جائے، اپنے پیسے سے کیوں نہیں لیتا مگر وہاں کا اسٹاف بہت اچھا تھا۔ اُس کی ہیلپ کرتا تھا اُن سب کو معصوم بچے پر رحم آتا تھا۔

ناولز کلب

کئی بار انہوں نے kk سے اُس کی یہ جاب کرنے کی وجہ پوچھی تو اس نے کہا کہ وہ یہ کام صرف اپنے ابّو یعنی مصطفیٰ کی خوشی کے لیے کرتا ہے اُس کی مجبوری بھی تھی کیوں کہ یہ بولنے کے علاوہ اُس کے پاس کوئی اور چارہ نہیں ہوتا تھا۔

"بات سنو بچے یہ تمہارا گھر نہیں ہے کہ جو تم کرو گے وہی ہو گا یہ میرا گیسٹ ہاؤس ہے۔ جو کماتے ہو اگر اُس میں سے آدھا مجھے دو گے تو کام ہو گا تو تم یہاں رہ سکتے ہو۔"

رات کے ایک بج رہے تھے kk ابھی بھی جاگ رہا تھا وہ کوئی کتاب پڑھ رہا تھا۔ اتنے میں دروازہ کھلا اور مصطفی اندر آیا۔ "بند کرو اور سو جاؤ۔ کل کام پہ جانا ہے یہی کرتے ہو تبھی کاہل بن جاتے ہو۔"

"میں یہ بُک پڑھ کے سو جاؤں گا۔" جواب بہت نرمی سے دیا گیا۔

دھڑاک کی آواز کے ساتھ دروازہ بند ہوا تھا۔ kk نے بُک منہ پہ ماری کچھ دیر خاموش رہا پھر ہچکیاں آنے لگیں وہ رو رہا تھا۔

آج کا دن kk کے لیے پھر ایک نیا دن تھا لیکن kk کی ملاقات آج ایک اور لڑکے سے ہوئی جو ریسٹورانٹ کے اونر کا اکلوتا بیٹا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کے کے اُسے دیکھ رہا تھا اس نے بلیک اینڈ وائٹ پینٹ کوٹ زیب تن کیے تھے۔

کے کے نے اسے کافی پیش کی۔اُس نے پہلے بابا کو دیکھا پھر kk کو مضحکہ خیز نظروں سے دیکھا۔

کے کے نے کوئی مسنوئی چہرا دیا ضروری نہ سمجھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"?Hello greetings sir anything else ?"

"Not at all but can you tie my shoes"

کے کے کے اعصاب جواب دینے لگے۔

تمہیں کیا ہو گیا لڑکے اتنا مشکل کام نہیں ہے؟

"Yes sure if I had a shoe I would have stamped it on your charming face"

وہ یہ انسلٹ نہ سمجھا بلکہ ہنسنے لگا۔

"تم جانتے بھی ہو میں کون ھوں؟ تمہاری اتنی ہمت کہ تم تیمور قریشی کے سامنے ایسی بات کرو گے؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"کیوں تیمور قریشی کوئی گنڈا ہے؟ شکل سے تو روٹھی ہوئی آتما لگ رہا ہے۔"kk ہنسنے لگا۔

"ہاں میں تمہیں اب بتاؤں!!"اس نے جھٹ سے کافی کا کپ kk کے یونیفارم پہ پھینک دیا۔

"Get lost!!"

منیجر آگیا تھا kk ڈائریکٹ واش روم کی طرف بھاگا ملک یعنی تیمور کا ابو بھی اگیا۔

"یہ تم نے کیا کیا؟؟

Taimoor, this was totally rude."

"تو کیا کروں بابا آج اگر میں نظرانداز کرتا تو یہ کسی گاہک کے ساتھ بھی یہی سب کرتا۔"

"جاؤ فوراً اُس سے معافی مانگو... جاؤ۔" تیمور منہ بنائے وہاں سے واشروم آرہا تھا۔

تیمور قریب ہی تھا کہ ایک جھلک دکھی۔دروازہ ہلکا سا کھلا تھا۔مصطفیٰ انکل اُسے چپیڑے مار رہے تھے مگر وہ خاموشی سے دیکھ رہا تھا۔مگر ظاہر سی بات ہے الفاظ کا وزن وہاں ہوتا ہے جہاں دل زندہ پائیں جائیں۔ تیمور بلکل ہکا بکارہ گیا تھا۔اُس نے یہ ٹارچر اپنی لائف میں کبھی نہیں دیکھا تھا۔تم نے بچپن میں بھی بہت گندے کام کیئے ہیں اگر تم نے ان سب سے معافی نہ مانگی تو تمہارے راز بتادونگا سب کو(مصطفی کے انداز میں دھمکی تھی)اُس لمحے تیمور کو خدا یاد آیا بشر کو اپنے حالات خدا تب یاد آتا ہے جب اسکی آس کی کشتی کو سمندر سے ڈوبنے سے بچانے والا کوئی اور نوحِ انساں نہ ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

تیمور گملے کے پیچھے چھپ گیا تھا۔مصطفیٰ باہر نکلا۔kk بھی اُس کے پیچھے نکلا اُس کی آنکھیں لال تھیں مگر اُس نے جیسے تیمور کو دیکھا تو مسکرایا۔"اب تم یہ دیکھنے آئے ہو کہ میں زیادہ کیوں نہیں جلاناں؟" تیمور نے نفی میں سر ہلایا۔

تیمور ایک دم اُس کے گلے سے لپٹا۔اُس نے kk کو ایک دم سرپرائز کردیا تھا۔kk نے اُسے دور دھکیلا۔"اب یہ جھوٹی ہمدردی کس لیے؟"

"یار سنو کیا ہم دوبارہ بات نہیں کر سکتے؟کیا تم مجھ سے نئے سرے سے کوشش نہیں کر سکتے؟""چلو ٹھیک ہے، مگر یہ میرا 671واں دھوکہ ہوگا۔"کے کے بڑے دلجوروپے میں تھا۔

"مطلب؟لوگ دھوکہ کرنے کے لیے وعدہ کرتے ہیں کیوں کہ وعدہ یقین کی ثبت کا ظہور ہے مگر یہ یقین آپکو پھر یقین کرنے نہیں دیتا۔"

"نہیں میں سیریس ہوں،اچھا چلو ٹھیک ہے۔"اچھا فلیش۔۔۔۔۔وہ دونوں ہنسے اتنا تیز بولتے ہوکے کے کو شرارت سوجی تھی، تیموراج سے میں تمہیں فلیش کہونگا۔

بہت دیر ہو گئی تھی تیمور اب بس سٹاپ پر بریمن کے لیے نکل رہا تھا۔"رکو فلیش...."

"فلیش!؟" تیمور نے kk کو اپنے قریب آتے دیکھا۔"سنو کیا میں تم سے ایک ضروری بات کر سکتا ہوں؟"

"ہاں بولو کیا بات ہے؟"

"کوئی بات نہیں بس مجھے کچھ معمولات درکار تھی آپ سے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کے کے اپنی سانسیں بحال کر کے بول رہا تھا۔

"اچھا! اچھا! ٹھیک ہے ہم بات کرتے ہیں آؤ سامنے وہاں بینچ ہے وہاں بیٹھ کے ڈسکس کرتے ہیں۔""ہاں بولو کیا بات ہے؟"

"کوئی بات نہیں بس مجھے کچھ معمولات درکار تھی آپ سے۔"

کے کے (kk) اپنی سانسیں بحال کر کے بول رہا تھا۔

"اچھا! اچھا! ٹھیک ہے ہم بات کرتے ہیں آؤ سامنے وہاں بینچ ہے وہاں بیٹھ کے ڈسکس کرتے ہیں۔""" میں نے تمہیں بتایا تھا کہ میں بہت مشکل سے اِس اجنبی ملک میں آ گیا ہوں اور میں اپنی ماں بہن بھائی سب کو چھوڑ کے آیا ہوں۔ یہاں مجھے ایک لمحہ بھی نہیں قبول۔ اگر آپ میری ایک ہیلپ کر دیں کسی طرح مجھے واپس پاکستان بھیج دیں میں وہاں کوئی مزدوری کر لوں گا۔ میں نے اپنی نویں کلاس کی تعلیم بھی منقطع کر دی تھی۔"

"خیر اب مجھے دوبارہ پڑھنے کا شوق بھی نہیں رہا۔" (تیمور بڑے ذوق سے یہ جمعہ کا بیان سمجھ کے سن رہا تھا)

"کیا آپ مجھے ایک دن کا ٹائم دے دو گے؟ میں بابا سے ڈسکس کرتا ہوں۔ ابھی مجھے کچھ ضروری کام ہے میری بیسٹ فرینڈ آئی ہے امریکہ سے جرمنی۔ کچھ کام کے سلسلے میں مجھے اس سے ملنا ہو گا۔"

"جی ٹھیک ہے بیسٹ آف لک۔"

Clubb of Quality Content

تیمور وہاں سے اٹھ کے چلا گیا تھا اس کے جیب میں سے ایک تصویر گر گئی تھی۔kk نے تصویر اٹھائی ایک جھلک دیکھا، الٹی رکھی اور تیمور کو پکارا لیکن وہ بس میں بیٹھ چکا تھا۔

کے کے (kk) نے تصویر دیکھی تو ایک عام سی رنگت والی عورت تھی بڑی بڑی انکھیں زلفیں آدی کٹی ہوئیُں دکھنے میں کسی انگریزی فلم کی اداکارہ لگتی تھی۔لباس کچھ نازیبا تھا۔ kk نے دیکھ کر عجیب سی شکل بنالی کیونکہ وہ ایک دیہاتی بچہ تھا ایسی تہذیب اس کے علاوہ یہ جدید لباس بلکل پسند نہیں تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ابّو میں نے آپ کو kk کے ساتھ جو ہوا سب بتا دیا ہے۔""ٹھیک ہے میں کچھ سوچتا ہوں لیکن پہلے میں اس مصطفی کی خبر لوں گا۔""ویسے یہ کتنی بے شرم عوام ہے ہماری، اتنی سی عمر

میں لوگ بچّوں کو چائلڈ لیبر بنا لیتے ہیں۔" تیمور نے بات کاٹی اس کے ابو نے خاموشی میں انتظار کیا۔

"اصل میں اس کے ساتھ بہت برا ہوا ہے کچھ عرصہ پاکستان میں...اور کیا برا ہوا ہو گا اس سے زیادہ..؟ ابو آپ کو تو پتہ ہے پاکستان کا تعلیمی نظام فل ریاکاری اور دکھاوا ہے اور پڑھائی کم بزنس زیادہ ہے۔اُس کے اسکول میں اُس کے کلاس میٹ اس کو بُلی کرتے تھے کیوں کیے وہ بھقی لڑکوں سے زیادہ خوبصورت تھا اور اس کے اسلامیات کے سر نے تو انتہا درجے کی گری ہوئی حرکت کرنے کی کوشش کی تھی یعنی ایک اسلامیات والا سر ایسا کیسے کر سکتا ہے مجھے سوچ کے گِن ا رہی ہے"

"جسٹ شرٹ اپ!!"اس کے ابّو غصے میں لال بگولا ہو گئے تھے۔"اُس kk کو میرے پاس لے کر آؤ۔

"کے کے نظریں جھکائے کمرے میں آیا۔

"کے کے تم نے یہ سب اکیلے سہا۔۔ابو نہیں تھے ؟

وہ کب کے وفات پا چکے ہیں، سر جکائے کے کے جواب دے رہا تھا،

"تو ماموں کو تو بتاتے۔""" ماموں کو کیا بولتا وہ تو شاید مجھے ہی غلط سمجھتے اور میرا اسکول بند کروانے پر تو وہ کافی عرصے سے بہانا ڈھونڈ رہے تھے۔"

"یار میں پاگل ہو جاؤں گا۔ تم اب کہیں نہیں جا رہے تم میرے پاس یہی رہو گے۔ تمہیں اور تیمور کو میں اپنے ساتھ کراچی لے جاؤں گا۔ تم اب سے میرے تاتھ ہو تمہاری باقی فیملی بھی اب میری زمہداری ھے"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تمہیں منظور ہے؟"kk نے تیمور کو دیکھا جو انکل کے ساتھ والی سیٹ پہ بیٹھا تھا۔اس نے ہاں میں انکھیں بھری۔ایک لمحہ kk نے اسے دیکھا پھر بولا۔

"ٹھیک ہے انکل مگر میری ایک شرط ہے میں اپنی فیملی سے ایک بار ملنا چاہتا ہوں اور میں جاب بھی ساتھ ساتھ جاری رکھوں گا۔"

"ہمم ٹھیک ہے تم میرے کراچی والے ہوٹل میں کام کر سکتے ہو ایز آ گیسٹ رسیور۔بیٹا کوئی مسئلہ ہو تو مجھ سے شیئر کرنا۔"

فلیش تمہیں برلن سے کراچی کیوں جانا ہے؟"

'ایکچولی یار ماما کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے اور بابا جرمنی میں ہوتے ہیں بزنس کے حوالے سے اور میرے کوئی بہن بھائی بھی نہیں ہے تو مجھے ان کے ساتھ یہیں سے کمیٹنیو کرنا مشکل ہو جائے گا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"تم نے وہ اپنی بیسٹ فرینڈ کے بارے میں نہیں بتایا۔" وہ ہنستے ہوئے پوچھ رہا تھا دونوں برلن کی اسٹریٹ لائٹس میں ٹہل رہے تھے۔

پولیس نے ریسٹورنٹ کو گھیرے میں لے لیا تھا۔

Hey everyone attention here

پولیس کی وردی پہنے کچھ جرمن شہری آئے تھے۔دیکھنے سے یہ معلوم ہورہا تھا کہ وہ وہاں کے رہائشی ہیں۔سب کو متوجہ کرنے کے بعد hey you اشارہ مصطفی کی طرف کیا۔

There is an arrest warrant for your spying activity in Berlin. Dear spy, you are no more.

(مصطفی شوک سے بول اٹھا گیا)

you are mistaken.

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جرمن میں وہ چلا رہا تھا مگر انہوں نے اس کو ہتھکڑیاں پہنا کے زبردستی پکڑ لیا اور لے گئیں۔

تیمور کے ابّو دونوں بازو پیچھے چھپائے مسکرا کر یہ حسین منظر انجوائے کر رہے تھے۔(جب کسی کا ناحق، حق کھایا جائے تو حق اس کے لیے خود قبر کھودتا ہے)

کے کے (kk) اب پشاور آگیا تھا تو اُس نے اپنے گھر کے لیے ٹیکسی پکڑی۔

تیمور بھی ساتھ تھا۔ وہ اب گھر پہنچ گئے تھے اُس نے گھنٹی بجائی۔ اُدھر سے ایک نامعلوم شخص نکلا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ کہتا ہے کہ آپ کو کس سے ملنا تھا جناب؟ اور آپ کون؟ وہ اپنے بابا کا نام بتاتا ہے۔ وہ شخص کہتا ہے کہ میں اِس نام کے کسی انسان کو نہیں جانتا۔ جب اُس نے تختی دیکھی تو کسی اور کا نام لگا تھا۔ kk کو جیسے پانی کے بلبلے کے ٹوٹنے کو دل کیا۔

خضر تیر کمان سے نکل چکا ہے میں آخری وارننگ دے رہا ہوں ابھی بھی وقت ہے آفاق کو ڈرگ کیس میں سے نہ نکالنا اور نہ ہی شفاء کے ساتھ کوئی کمٹمنٹ کرنا۔ ورنہ تمہارے ماں اور باپ دونوں میرے ساتھ کنٹرول میں ہیں۔

"اچھا اچھا ٹھیک ہے مگر یہ نہ سمجھنا کہ میں تمہیں چھوڑدوں گا یہ سب کا حساب ہو گا

"!!bullshit

نولز کلب
Clubb of Quality Content

دوسری طرف سے گولی چلنے کی آواز آئی تھی۔" ہے میری ماں یا باپ میں س "تمھاری ماں ٹھیک ہے اُسے کچھ نہیں ہوا" انکا کوئی ایک بھی بال بیکا ہوا تو دیکھنا چھوڑوں گا نہیں میں۔"

خضر کو رسیور پر دوسری کال آئی تھی۔"خضر مجھے گولی لگی ہے تم کہاں ہو مجھے نہ چھوڑنا مجھے بچاؤ پلیز۔"خضر کو سب عجیب لگ رہا تھا۔

"اچھا رکو تم وہیں میں ابھی آرہا ہوں، فکر نہ کرنا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کال کاٹی دوبارہ کوئی رانگ نمبر تھا۔"خضر اگر تم نے آفاق کی مدد کی تو میں تمہارے ماں باپ کے ساتھ اُس کو بھی اوپر کی فلائٹ سے ٹور پہ بھیج دوں گا۔"

کے کے (kk) دوڑتا ہوا سامنے ایک گھر کی جانب بھاگا۔اسے جیسے موت کا فرشتہ مل گیا تھا۔۔سامنے کھڑے آدمی سے کچھ پوچھنے لگا وہ آدمی اپنی کار بار گین میں پائپ سے گاڑی صاف کر رہا تھا۔ تیمور وہیں کھڑا دیکھ رہا تھا kk بھاگتا ہوا اُس کے پاس آ رہا تھا تیمور اس کی حالت پر صرف ترس ہی کھا سکتا تھا۔" تیمور یار اب تو یہ سبھی ختم ہو گیا ہے۔وہ کہہ رہے ہیں کہ میرے ماموں کومے میں تھے اور امی بہن بھائی کا اُسے نہیں پتا۔"

ناول کلب
Clubb of Quality Content!

"اچھا وہ سامنے آنٹی کپڑے دھو رہی ہیں۔"

"ہاں وہ تو رشیدہ خالہ ہیں آؤ اُن سے پوچھتے ہیں۔"kk اور تیمور بھوکے شیر کی طرح بھاگے۔

"آنٹی! آنٹی! میں kk مجھے پہچانا؟"آنٹی کپڑے تار پہ ڈال رہی تھی یک دم اُس بچے کی طرف متوجہ ہوئیں۔

"ابھی کہاں ہیں وہ؟"kk نے بات کاٹی۔"وہ تو۔۔۔۔"رشیدہ خالہ خاموش ہو گئیں۔تیمور نے آگے بولنے کو کہا آخر kk کی آواز بلند ہوئی۔"کہاں ہیں بتاؤ!!!!!"""وہ تو اللہ میاں کے پاس چلی گئیں"۔kk"kk نے یہ سب سنا ہی تھا کہ چکرا کے گھٹنے کے بل گرا۔تیمور نے گرتے گرتے اُسے تھاما۔"کیا ہوا kk تم ٹھیک ہو؟"تیمور اُس کے منہ پر بالٹی سے پانی چھڑکنے لگا۔

اس کو ہوش آنے لگا۔رشیدہ خالہ بھی رو رہی تھیں۔تیمور کی آنکھیں بھی نم پڑ گئی تھی۔رشیدہ خالہ اُسے اپنے گھر لے آئیں۔تیمور نے اپنے بابا کو سارا ماجرا بتایا۔اُس کے ابّو نے اُسے وہی ٹھہرنے کو کہا۔شام ہو گئی تھی رشیدہ آنٹی kk کے بخار پر پٹی رکھ رہی تھیں۔اتنے میں ہوا کے جھونکے کی مانند تیمور کے بابا آئے۔kk میرا بچہ کیا ہوا، کوئی بات نہیں، ہم ہیں ناں۔میں ہوں تیمور ہے، ہم تمہارے ساتھ ہیں کوئی بات نہیں۔"رشیدہ آنٹی تیمور کے بابا کو گھورنے لگیں۔"آپ کون ہیں اور یہاں کیسے؟"kk نے کاؤنٹر جواب دیا۔"یہ وہ ہیں جن کو باپ

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ہونے کی فرائض تو ویسے ہی آتے ہیں بلکہ سُنت بھی بخوشی ادا کر لیتے ہیں۔ ہر انسان کا ایک مقام ہوتا ہے۔ کچھ اس کا بھرم رکھنا جانتے ہیں کچھ کو اپنے آپ کے علاوہ کچھ نہیں دکھتا۔"

رشیدہ خالہ اُس کے سر پر ہاتھ پھیر رہی تھیں۔ "تم فکر نہ کرو بیٹا میں ہوں ناں۔ تمہاری امی نہیں ہیں تو کیا ہوا تم میرے ساتھ رہ سکتے ہو۔"

"خالہ کیا آپ بتانا پسند کریں گی کہ میرے بھائی بہن اور میری سب سے پیاری میری زندگی کا واحد سہارا جس کی وجہ سے میں نے اپنے ہونٹ سی رکھے تھے۔ اُس کو ہوا کیا؟ ایسا کیا ہوا کہ اُن کو میرے پیار سے زیادہ خدا عزیز ہو گیا۔ میں نے اُن کے لیے جرمنی جانا پسند کیا، اسکول چھوڑ دیا، اُن کے لیے اپنی ساری زندگی بنا باپ ہونے کی وجہ سے گزاری۔"

"فرح آپی وہ تو روز مجھے اپنے ہاتھ سے کھانا کھلانے کا بہانا ڈھونڈھتی تھی۔ اُن کو پتا تھا کہ مجھے صرف اُن کے ہاتھ کا کھانا پسند ہے۔ میں نے ایک سموسہ بھی باہر سے نہیں کھایا۔ حنید تو میرے بنا کرکٹ ہی نہیں کھیلتا تھا۔ عالیہ کو میرے بنا کمرے میں ڈر لگتا تھا، وہ سوتی نہیں تھی۔ سب نے مجھ سے بنا اجازت لیے تخلیہ کہہ دیا۔ آخر میرا یہ نصیب تھا؟"

"میرے ماموں نے مجھے کبھی کوئی کھلونا تک نہیں لا کے دیا۔اُس نے میرے بابا کا گھر بیچ دیا اپنی ہڈیوں کے آپریشن کے لیے۔ مگر اب اُس نے میرے خاندان کو مار دیا۔میں اُسے چھوڑوں گا نہیں۔ میرا انتقام پوری دنیا دیکھے گی۔ بیٹے سے ماں چھین لینا اُس کی روح لینے جیسا ہوتا ہے۔اب اُس کو میں تڑپا کے ماروں گا۔"

"نہیں بیٹا ایسی بات نہیں ہے۔اُن کے کومہ میں جانے کے بعد تمہاری ماں کو ہارٹ اٹیک آیا تھا۔سب اُسے ایمبولینس میں لے کر جا رہے تھے تو اچانک سے ایک سلنڈر پھٹ گیا۔"

لال آنکھوں سے انکل اور تیمور یہ سب خاموشی سے سن رہے تھے۔ تیمور نے اُسے جھپی دی۔"دیکھا تیموران ہاتھوں کی لکیروں کے کھیل لوگ ان سے دنیا جیت گئے اور میں ان کے درمیان ایک قید اور مردہ جان بن گیا۔"

"آنٹی آپ مجھے اُن کی قبر کے پاس لے جائیں۔"

"سعدیہ مجھے امی کو ہاسپٹل لے کر جانا ہے پھر ہم لوگ پہلی فلائٹ سے کراچی جائیں گے۔ تم اپنا اور پھپھو کا خیال رکھنا۔" پا خیر بانا کے منگسرہ۔ آہ میرا بچہ۔" خضر اُن سے لپٹا۔ ہاتھ میں کچھ ہزار کے نوٹ سلام کر کے تھمادیے آنکھ مار کر رکھنے کا اشارہ کیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

زرین نے رکھ لیے۔ اُس کی امی گاڑی میں بیٹھ گئی تھیں۔ "اچھا پھوپھا جی کو میرا سلام کہنا اور جو کچھ بھی چاہیے ہو مجھے فوراً کال کرنا یاد رکھیے گا۔"

خضر اب گاڑی میں بیٹھ گیا تھا۔ آنٹی پیچھے گاڑی میں نوکر سے سامان ڈلوا رہی تھی سعدیہ نے موقع پا کر خضر کو ایک لفافہ دیا اُس لفافے میں کیا تھا یہ وہ بھی نہیں جانتا تھا۔

خضر نے کھولنے کی کوشش کی۔ سعدیہ نے اُن سے منّت کی۔ "نہ کھولیے یہ آپ سکون سے گھر میں جاکر کھولیے گا۔ اِس میں کچھ قیمتی ہے پلیز اِس کی حفاظت کیجیئے گا۔" خضر اُس کی آنکھوں میں کھوسا گیا تھا جیسے وہ اس دنیا میں تھا ہی نہیں۔ آنٹی نے رنگ میں بھنگ ڈال دیا۔
"اچھا بیٹی تم اندر جاؤ اور اپنی امی کا خیال کرو۔ ہم چلتے ہیں۔" خضر کے ڈمپلز نے پھر ٹماٹر جیسی سرخی پکڑلی تھی اب وہ ہاسپٹل جارہے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"امی ابّو آپ گھر پہ آ گئے ؟ آپکو کس نے اغوا کیا تھا؟" خضر نے اُن دونوں کو ایک ساتھ گلے لگایا۔ خضر کی خوشی کا ٹھکانا نہیں تھا۔

"I'm so happy

آپ کو پتا نہیں ہے۔" خضر کی نگاہِ نے اُس کی امی کے ہاتھ کی کلائیوں کی نداسنی جو سرخ اور زخمی تھی۔ آگ کے گولے کی طرح خضر کی اوسان خطا ہو گئے۔

"Who the hell did this Mama?

مجھے صرف نام بتائیں اُس کے جگر کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے گیدڑوں کی دعوت کر دوں گا۔"

"بس بیٹا۔"اُس کے ابّو نے پر سکون انداز میں کہا۔ یہ ایک اور آدمی نے ہمیں چھڑواتے ہوئے کیا تھا۔ پہلا آدمی بہت ظالم تھا اس نے آپس میں خوب کشتی کی مگر پھر ایک نے اُس کو گولی ماری۔ یہ تو نہیں پتا لگا کہ یہ دونوں کون تھے دونوں نے کالا لباس اور منہ پہ ماسک لگا رکھا تھا۔ لیکن ایک نے مجھے کہا کہ آپ جان بوجھ کے چلائے وہ مجھے کوئی نیک خدا کا بندہ لگ رہا تھا۔"" ہاں بیٹا۔۔۔"اُس کی ماں نے بات جاری رکھی۔ خضر سب سننے لگا۔"وہ ایک نون مسلم تھا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یہ آپ کو کیسے پتا؟"خضر کو عجب تجسّس ہوا۔"کیوں کہ جب تمہارے بابا نے اُسے پیسے کی آفر کی تو اُس نے لینے سے منع کر دیا اور کہا میں تم جیسا مسلمان نہیں ہوں۔ لالچی کہیں کے نکلو اب۔ میرا کسی کو پتا لگا تو آپ دونوں کو بیچ میں مار دونگا۔ اب بھاگو یہاں سے۔(اُس ڈاکو سے میرا پرانا حساب تھا)

خضر نے نوکر بلوا کر پٹی کروانے کا کہا۔"ہیلو آفاق تم کہاں پر ہو؟"خضر نے فون کرنے میں تاخیر نہ کی۔"یار میں ہاسپٹل میں۔"آواز دھیمی تھی یقیناً آفاق تکلیف میں تھا۔"مگر کیسے کیا

ہوا؟ میں آؤں ؟"خضر بے قابو سا ہو گیا تھا۔"نہیں یار بس تم میری بہن کو ایک ایمیل لکھ دو کہ وہ آجائے پاکستان مجھے اس کی ضرورت ہے۔ابو تو پھوپھو کی شادی کی وجہ سے اللہ کو پیارے ہو گئے اور اب پھوپھو الگ گھر میں صدمے میں ہیں۔میں ہاسپٹل میں ہوں۔"

"تو رک میں ابھی آرہا ہوں۔(تو ٹینشن نا لے میں ہوں ناں ابھی سب سیٹ ہو جائے گا۔تیرا بھائی ہے تیرے ساتھ)خضر کی نرم دلی کی مثال نہیں تھی۔دوستی میں دوست کو کبوتر کی طرح قید نہیں کیا جاتا بلکہ اُن کو آزاد رکھا جاتا ہے تاکہ وہ واپسی کے راستے یاد رکھنے کا ہنر سیکھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

خضر فون پہ بات کر رہا تھا۔لیونگ روم کے وسط میں نایاب ڈیزائن کی سیڑھیوں پر اُس کی امّاں اُسے مخاطب کر رہی تھیں۔

"بیٹا وہ ایک آدمی کہہ رہا تھا کہ اپنے بیٹے کو کہا کرو ہر جگہ حاتم طائی نہ بنا کرے۔ہر جگہ وہ کول نہیں لگتا۔کیا تم اُسے جانتے تھے؟"

خضر سوچتے سوچتے گم سم ہو گیا۔"سر یہ آپ کے یونیورسٹی کے ڈاکومنٹس ہیں۔""ہمم."
خضر نے موازنہ کیا۔"ٹھیک ہے یہ تمہارے ہیں؟"وہ پوچھنے کے لیے بیتاب تھیں۔"جی امی
میں اپنی انٹرنشپ کے لیے نیویارک جارہاہوں صرف دو سال کی بات ہے۔"

"مگر بیٹا تمہارے باباکا بزنس کون سنبھالے گا؟ تمہارے باباتواب اکیلے یہ سب نہیں چلا
سکتے۔""آہ بیگم وہاں کرلو غیبت میری۔"(خضر کے ابّو نے رنگ میں بھنگ ڈال دیا)
"یہاں رومانٹک ماحول اسٹارٹ ہے یہاں میرا کیا کام۔""خضر رک!"اس کی امی پیر سے
جوتا نکالنے لگیں وہ مسکرارہی تھیں۔"اُسے جانے دو،اُس کا شوق ہے پڑھنا اُسے کرنے
دو۔"

Clubb of Quality Content

"کے کے (kk) تم کیا رکھو گے؟ گیارہویں اسٹارٹ ہونے والی ہیں۔"

"میں تو سارے ٹیلنٹ اپنے پاس رکھتا ہوں۔" تیمور زور سے ہنسا۔ "کمینے سبجیکٹس کی بات کر رہا ہوں، کمپیوٹر سائنس، پری انجینئرنگ یا میڈیکل؟"

""فلیش سچی بات بتاؤں مجھے تینوں میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے۔ تینوں مجھے اچھے سے آتے ہیں مگر میں مجبوری میں پڑھتا ہوں۔ لیکن بائیو کا الگ ہی مزہ ہے۔" تیمور کو آنکھ مار رہا تھا.
تیمور نے اُس کا کان پکڑا۔ "تم نہیں سدھرو گے خود کا بھی تو بتاؤ جو تمہیں پسند ہو وہ میری بھی۔"" مجھے مٹھائی پسند ہے دلائیگا؟"" بھکّڑ کہیں کا." تیمور نے تسکین کی حامی بھری۔

"صائمہ وہ باسکٹ بال پاس کرو۔"

صائمہ بھاگتے بھاگتے گئی۔ باقی یونیفارم سے لیس اُن لڑکیوں سے باسکٹ بال لے کر دوڑتی واپس زارا کے پاس آگئی۔

"صائمہ مجھے تم سے ایک بات کرنی ہے مگر تم وعدہ کرو ناراض نہیں ہو گی۔""" سچی بتاؤ تم نے پھر سے میری کوئی بک تو نہیں گل کر دی؟" صائمہ بے اختیار بولتی چلی گئ۔ زہرا کا حلق خشک ہونے لگا ہے۔

"اوہ بالی ووڈ کی کاجل سن تو لو میری ماں۔" صائمہ نے خود کو سنبھالنے کی کوشش کی ہے۔

"ہاں اب بولو. "

"ہوا یہ ہے کہ میری ماما یعنی تمہاری کیمسٹری کی میم اب بحریہ کالج کارساز سے فضائیہ کالج میں شفٹ ہو رہی ہیں۔ بابا بھی آج کل جاب کے سلسلے میں باہر رہتے ہیں تو دور پڑتا ہے سوچا ہے کہ قریب اور سیف کر لیں۔"

Clubb of Quality Content

"ہوا یہ ہے کہ میری ماما یعنی تمہاری کیمسٹری کی میم اب بحریہ کالج کارساز سے فضائیہ کالج میں شفٹ ہو رہی ہیں۔ بابا بھی آج کل جاب کے سلسلے میں باہر رہتے ہیں تو دور پڑتا ہے سوچا ہے کہ قریب اور سیف کر لیں۔"

صائمہ نے خاموشی کی چادر اوڑھی اور بنا کچھ بولے وہاں سے چلی گئ۔

زارا بھاگتے بھاگتے اُس کے پیچھے گئی۔"یار میں نے تمہارے لیے بھی سوچا ہے کچھ۔" صائمہ نے اُس کے منہ کا لقمہ چھینا۔"بھاڑ میں جاؤ تم اور بھاڑ میں جائے تمہاری دوستی۔""" دیکھا میں نے کہا تھا ناں تمہیں منالوں گی میں. "

"چل اس خوشی میں، میں تجھے آئسکریم کھلاونگی۔"

"ہاں ٹھیک ہے۔"زارا مان گئی دونوں باتوں کا انبار لے کر آئسکریم والے کے پاس ہجرت کر گئے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

نومبر کا مہینا تھا انٹر کے ایڈمشن ٹیسٹ ہو رہے تھے۔

"Excuse me my name is KK I just want admission in your college."

"جناب اردو میں بات کرو، امریکہ سے آئے ہو کیا؟"

"تیمور یہ بندہ کیا کھا رہا ہے؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یہ پان ہے۔ کراچی میں سب بذوق نشہ کھاتے ہیں۔" تیمور اُس کو تفسیریں جیسا دینے لگا۔

آہہہ! "ان لوگوں کو دیکھ کے لگتا ہے میں ایتھوپیا آگیا ہوں یہ سامنے۔" تیمور نے ہلکا سا قہقہہ لگایا۔

"زارا یار مجھے لگتا ہے ریسیپشن جانا ہو گا یہاں کافی رش ہے۔"

زارا نے صائمہ کے زاویہ سوچ پر حامی بھری۔ دونوں تیزی سے ایڈمن آفس آئے۔

زارا نے دروازے کی کنڈی کو دبایا ہی تھا کہ kk کے ڈاکومنٹس زمین پہ خزاں کی جاری پتیوں کی طرح بکھر گئے۔ "سوری! سوری! سوسوری یہ میری غلطی تھی. "" اپکی، ہیغلطی ہے میں نے کب کہا میری ہے!!!! کے کے سنجیدہ تھا۔

سر پہ سفید اسکارف باندھا تھا۔ آنکھوں پہ آئیلیشز، روشن پیاری کالی آنکھیں، ہاتھ پہ ایک گولڈن واچ تھی، سرخ رنگ کا حجاب اوڑھا تھا۔ منہ کے پاس ایک تل تھا جو چہرے کے حسن کے سو قصیدے گاتا تھا۔

Clubb of Quality Content

"No that's all right but please use your mind women."

تیمور بھی آگیا تھا وہ اور زارا ڈا کو منٹس اُٹھا رہے تھے۔۔"فلیش stop it جس نے کیا ہے وہ کرے گا۔"زارا کو غصّہ آرہا تھا مگر وہ زمین پر سے ڈا کو منٹس اُٹھا رہی تھی۔نہ جواب دیا نہ ہی اوپر منہ کر کے اُسے دیکھا۔

"1020 in matric" !!

اِس پہ ایڈ میشن ملا ہے اور غرور دیکھو۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہاہا!1020 ہو یا 1078 مس زارا! تمہیں کیسے پتا لگا کے میرا نام زرا ہے اور میرے 1078 ماکس ہیں ؟؟؟؟ کوئی فائدہ نہیں اپنا چھوٹا سا دماغ لگانے کی۔۔۔اور ہاں میں ٹاپ کرنے کی غرض سے نہیں پڑھتا، مجھے جسٹ سیکھنا ہے۔نہ ڈوبنا ہے نہ اڑنا ہے مجھے اپنی حد میں رہنا ہے۔یہ اپکا کراچی بورڈ نہیں ہے یہ جرمنی کے برلن انٹر نیشنل اسکول سے پڑھا ھے !!"ھھمم تیمور نے شانوں پے ہاتھ رکھ کے نرم سا پڑ گیا۔

تیمور کوڈاکومنٹس پکڑاکرkkوہاں سے چلا گیا۔ تیمور بھی وہیں آرہاتھا۔زاراان دونوں کو جاتا دیکھ کرآگ بگولا ہوگئی۔"کہاں سے آتے ہیں یہ سستے شاہ رخ خان صائمہ چلو۔"

خضر گاڑی دورہاتھا،اسے اپنی گاڑی سے بہت لگاو تھا۔کاربونٹ دونے سے پہلے اسنے شیشے کے water brushes کوآن کرناتھا!وہ کارکی کھڑکی سے اندرجانکاوہ بٹن دبارہاتھاکے اسکی نظرایکے لفافے پرپڑی یہ وہ لفافہ تھاجواسے سعدیہ نے دیاتھا۔

لفافے میں ایک کاغذی بوکس تھا،اسکے اندرکچھ تصاویرتھیں۔یہ خضرکی بچپن کی تصویرتھی ۔۔خضرکامنہ کھلاکاکھلارہ گیا۔۔

"میری تصویریں اسکے پس کیاکررہی تھیں؟؟"

اندر ایک کاغز تھا اسنے اسے اٹھایا" خضر تم سے اج مجھے کچھ کہنا ہے، میرے بخت میں ایک جان لکھی ھے اسکی ضمانت بھی میرے پاس نہیں، میں جانتی ہو کہ یہ بات تمھے پسند نہ ایئے مگر میں تمسے بچپن سے بے انتہا محبت کرتی ہوں۔ خضر ہلقہ سا مسکرا اٹھا اسنے ادھر ادھر دیکھا پھر گاڑی بند کر کے نوکر کو بلایا یہ سب مجھے دو پہر تک صاف چاہیے۔

وہ مسکرا رہا تھا کمرے میں پہنچنے لگا تھا کے اسکی امی نے روکھ لیا چوکو بوئے یہ لو سیب کا مزے دار جوس شہناز بہت پر اعتماد تھی۔امی مجھے ایک ضروری کال کرنی ہے بعد میں۔۔۔

کیا ہو رہا ہے اج میرا چوکو بوئے بلش کر رہا ھے ہمم۔۔۔ کون ھے وہ لڑکی؟؟

امی اپ بھی!! اپ اور افاق کبھی نہیں بدلو گے انسٹا پر جوق پڑھ لیا تھا بس، اب اپکی انو سٹیگیشن ختم ہو گئی ہو تو میں کال کر لوں،،

بالکل اپنے باپ پے گیا ہے ان رومنٹک۔۔۔۔ وہ جوس رکھ کے چلی گئیں تھی۔

خضر بلش کر رہا تھا اب اسکے ڈمپل بھی نمودار تھے،اسنے چٹ کو اگے پڑھا" میرے دل میں کافی اندھیاں ائی مگر میں نے تمھے اپنا بنانے کا خواب کبھی نا چوڑا، تم کراچی میں تھے اور ہم

یہاں مگر خدا گواہ ہے اس سعدیہ نے ہمیشہ تمہاری راہ سلامتی کی دعائیں کی ہیں۔۔۔۔اب تو میں نے وہ تمہارے لیے کشمری چائے اور کافی بھی سیکھ لی ھے تم اب کب اوگے نہیں پتا مگر میں اپنی دل کی کتاب تمہارے سمنے کھول رہی ہوں۔۔۔۔۔جواب کاانتظار رہے گااپنا خیال رکھنا۔سعدیہ۔

خضرابھی بھی مسکرارہاتھااسنے تکیہ منہ پہ رکھااور وہ شرمارہاتھاگال سرخ پڑ گئے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP: